

# کتاب العرب

ک

عربی زبان کے علم صرف پر ایک نئی طرز کا  
رسالہ مع کثیر التعداد امثلہ مشقیہ و  
امتحانی سوالات

مؤلف

حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب العرب، کتاب النحو، عربی بول چال حصہ اول  
دوم۔ الصدیق۔ المرتضیٰ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند۔

ملنے کا پتہ

فرید ایڈس کو جماع مسجل

# فہرست مضامین کتاب

شمار صفحہ	مضامین	شمار صفحہ	مضامین
۱	تصانیف	۲۱	اجنبیہ کی بحث
۲	ماضی کا بیان	۲۲	ثلاثی مجرد کی بحث
۳	صیغوں کی شناخت	۲۳	ثلاثی مزید فیہ کی بحث
۴	امثلہ مشقیہ	۲۴	البواب ثلاثی مزید فیہ
۵	ماضی مجہول کا بیان	۲۵	محقق بر باسی کا بیان
۶	مضارع کا بیان	۲۶	ہفت اقسام کا بیان
۷	صیغوں کی شناخت	۲۸	تصرفات لفظ کا بیان
۸	امثلہ مشقیہ	۲۹	مثال کی بحث
۹	مضارع مجہول کا بیان	۳۰	مثالی کے البواب مزید فیہ
۱۰	ماضی کی قسمیں	۳۱	اجوف کی بحث
۱۱	مضارع کے تغیرات	۳۲	مضارع معروف
۱۲	نقی مضارع	۳۵	مضارع مجہول
۱۳	نون ناکید	۳۶	تاکید
۱۴	امر کا بیان	۳۷	امر نہی
۱۵	نہی کا بیان	۳۸	اسم فاعل و اسم مفعول
۱۶	اسم کی بحث	۳۹	اجوف کے البواب مزید
۱۷	اسم فاعل و اسم مفعول	۴۰	فیہ و سوالات
۱۸	صفت مشبہ	۴۱	ناقص کی بحث
۱۹	مبالغہ و اسم تفضیل	۴۲	ماضی مجہول
۲۰	اسم آلہ و اسم ظرف	۴۳	مضارع معروف

بہول	۲۷
و غیرہ	
ی و غیرہ	
لغیف کی بحث	۲۷
ناقص کے ابواب مزید	۲۸
مضاعف کی بحث	۲۹
ساکید و غیرہ	۵۱
مضاعف کے ابواب	
مزید فیہ اور سوالات	۵۲
ہموز کی بحث	۵۳
ہموز کے ابواب مجرد	۵۴
ہموز کے ابواب مزید فیہ	۵۵
اور سوالات	
مرکبات کی بحث	۵۶
خواص ابواب ثلاثی مجرد	۵۷
بقیہ خواص الایاب	۵۸
خواص ابواب ثلاثی	۵۹
مزید فیہ	۶۰
بقیہ خواص الثلاثی مزید	۶۱
بقیہ خواص " " "	۶۲
بقیہ خواص " " "	۶۳
بقیہ خواص " " "	۶۴
خواص ابواب رباعی	۶۵
اسم جامد کے اوزان	۶۶
مصدر کا بیان	۶۷

مصدر کا بیان	۶۸
تائیت کا بیان	۶۹
تنبیہ و جمع کا بیان	۷۰
جمع کے اوزان	۷۱
نسبت کا بیان	۷۲
نقصیر کا بیان	۷۳
معرفہ و نکرہ کا بیان	۷۴
بقیہ ضمائر	۷۵
اسمائے اشارہ و	
موصولات	۷۶
اسمائے اعداد	۷۷
کا بیان	۷۸
حرف کی بحث	۷۹
حرف غیر عاملہ کا	۸۰
بیان	۸۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب الصرف

## سبق نمبر (۱)

صرف کی تعریف | صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے \*

مثلاً لنگا اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کرکے کلمہ کی تعریف اور تقسیم | جو لفظ یا معنی اور مفرد ہو اس کو کلمہ کہتے ہیں اسکی

تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف \*

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی مستقبل و حال میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے جیسے رَحُلٌ (مرد) حَبَّاءُ (دگھا)

فعل وہ کلمہ ہے جو نیکد اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے صَرَبَ راس نے مارا) یَصْرِبُ (ردہ مارتا ہی یا مارے گا)

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں۔ جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک)

اسم۔ فعل۔ حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں کہی جاسکتی ہے اَعَدْتُ بِاللّٰهِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اسمیں "آمَنْتُ" فعل۔ "بِ" حرف۔ اللہ

اسم ہے \* تنذیہ فعل میں تفسیر کثرت سے واقع ہوتا ہے اسم میں اس سے کم تر اور حرف میں یا سکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بکثرت ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا \*

## فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر +  
ماضی وہ فعل ہے جس سے کام کا زمانہ گزشتہ میں واقع ہوا سمجھا  
جائے جیسے کُتِبَ (اس نے لکھا)۔

مضارع وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور  
کبھی زمانہ آئندہ میں ہونا سمجھا جائے جیسے یُکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا)۔  
امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔  
جیسے اُکْتُبْ (لکھ)۔

تثنیہ :- بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی  
قسم نہی کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے  
جیسے لَا تَكْتُبْ (مت لکھ) مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے  
(دیکھو صفحہ ۲۲)

لازم و مستغنی | جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اُسے  
لازم کہتے ہیں جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زیاد گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول  
کی بھی ضرورت ہو اسے مستغنی جیسے شَرِبَ زَيْدٌ مَاءً (زیاد پانی پیا)  
معروف و مجہول | اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اسے معروف  
کہیں گے جیسے خَلَقَ اللهُ رَأْسَهُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللهُ رَأْسَهُ (اگر تیار  
یا کرے گا) اور اگر مفعول کی طرف ہو تو مجہول کہلائے گا۔ جیسے فَتَمَّ الْبَابُ  
(دروازہ کھولا گیا) يَفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) +  
مثبت و منفی | اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اس کو مثبت  
کہیں گے۔ جیسے خَلَقَ وَ يَخْلُقُ وَرَنَ مِنْفِي جیسے مَا خَلَقَ وَ لَا  
يَخْلُقُ + (نہیں پیدا کیا اُس نے اور نہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا وہ)

## سبق نمبر (۳)

## ماضی کا بیان !

فعل ماضی کے جتنے صیغے اردو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں عربی زبان میں ان کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس زیادتی کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

فاعس تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا یا متکلم ہو گا یا مخاطب یا غائب  
بھرا اس میں سے ہر ایک یا مذکر ہو گا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد یا تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوتیں  
جس کے متعلق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے جب ذیل ہونے ضروری ہوتے

۳ صیغے مذکر متکلم کیلئے	۴ صیغے مؤنث متکلم کیلئے
۳ صیغے مذکر مخاطب کیلئے	۴ صیغے مؤنث مخاطب کیلئے
۳ صیغے مذکر غائب کیلئے	۴ صیغے مؤنث غائب کیلئے

مگر عربیوں کے استحوال میں بعض صیغے مشترک آتے ہیں چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے دو صیغے منجمل ہوتے ہیں ان کی تفصیل تسفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی۔

## تذکرہ

سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے

# بِحِکْمِ اثْبَاتِ فِعْلٍ مَّا ضَمِرَ

معنی	صیغہ	گردان
کیا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں	فعل	فَعَلَ
کیا اُن دو مردوں نے " "		فَعَلَا
کیا اُن سب مردوں نے " "		فَعَلُوا
کیا اس ایک عورت نے " "	فعل	فَعَلَتْ
کیا اُن دو عورتوں نے " "		فَعَلَتَا
کیا ان سب عورتوں نے " "		فَعَلْنَ
کیا تو ایک مرد نے " "	فعل	فَعَلْتَ
کیا تم دو مردوں نے " "		فَعَلْتُمَا
کیا تم سب مردوں نے " "		فَعَلْتُمْ
کیا تو ایک عورت نے " "	فعل	فَعَلْتِ
کیا تم دو عورتوں نے " "		فَعَلْتُمَا
کیا تم سب عورتوں نے " "		فَعَلْتُنَّ
کیا میں ایک مرد " "	فعل	فَعَلْتُ
یا ایک عورت نے " "		فَعَلْتُ
کیا ہم دو مردوں " "	فعل	فَعَلْنَا
یا دو عورتوں یا سب مردوں		فَعَلْنَا
یا سب عورتوں نے " "	فعل	فَعَلْنَا
		فَعَلْنَا

فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

فَعَلْتِ یہ صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث مکالم میں مشترک ہے۔

## سبق نمبر (۳)

## صیغوں کی شناخت اور علامتیں

فَعَلَ	سب علامتوں سے خالی صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔
فَعَلَا	میں "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلُوا	میں "و" علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتَ	میں "ت" ساکن علامت تانیث فاعل ہے۔
فَعَلْتَا	میں "ا" علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور "ت" علامت
فَعَلْنِ	میں "ن" مفتوح علامت جمع مؤنث غائب و ضمیر فاعل ہے
فَعَلْتِ	میں "ت" مفتوح علامت و ضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے۔
فَعَلْتُمَا	میں "تُمَا" کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور کبھی
فَعَلْتُمُ	علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مؤنث مخاطب ہوتی ہے۔
فَعَلْتِ	میں "ت" علامت و ضمیر جمع مذکر مخاطب ہے۔
فَعَلْتُمَا	میں "ت" مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مؤنث مخاطب ہے
فَعَلْتُنِ	میں "ن" ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث مخاطب ہے۔
فَعَلْتِ	میں "ت" مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔
فَعَلْنَا	میں "نا" ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے۔
فَاعِلٌ	فَعَلَ اور فَعَلْتَ کا فاعل کبھی ان کے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے
	فَعَلَ نَبِيٌّ وَفَعَلْتَ هَذَا اور کبھی پوشیدہ جیسے
	نَبِيٌّ فَعَلَ اے هُوَ وَهَذَا فَعَلْتَ۔ اے هِیْ

فَعَلٌ اے آخر میں جو الف لکھا جاتا ہے وہ داؤ جمع اور واؤ  
عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان ہے۔



## سبق نمبر (۲۱)

امثلہ مشقیہ | ماضی کا دوسرا حرکت کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ اور کبھی مکسور جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم جیسے فَعُلَ امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو :-

فَعَلَ کی مثالیں۔ فَتَمَّ رَأْسُ لَمْ يَكْمُلَا دَخَلَ (دوہ اندر آیا) خَلَسَ (دوہ بیٹھا) أَكَلَ (دوہ کھانا کھا) غَسَلَ (دوہ نہ دھویا) ذَهَبَ (دوہ گیا) ضَرَبَ (دوہ مارا) نَصَرَ (دوہ مدد کی)

فَعِلَ کی مثالیں۔ شَرِبَ (دوہ پیا) لَبَسَ (دوہ پہنا) سَمِعَ (دوہ سنا) عَلِمَ (دوہ جاننا) جَهِلَ (دوہ نہ جاننا) شَهِدَ (دوہ گواہی دی) فَهِمَ (دوہ سمجھا) حَسِبَ (دوہ گمان کیا)

فَعُلَ کی مثالیں۔ بَعُدَ (دوہ دور ہوا) قَرُبَ (دوہ نزدیک ہوا) كَثُرَ (دوہ بڑھا) كُنِيَ (دوہ بڑھ کر ہوا) شَرُفَ (دوہ شریف ہوا) خَسِرَ (دوہ خوار ہوا) بَصُرَ (دوہ بصر ہوا) كَبُرَ (دوہ بڑھ کر ہوا) ضَعُفَ (دوہ کمزور ہوا)

سوال (۱) اِذَا جَلَسْتُ - دَخَلْنَا - أَكَلْنَا - شَرِبْنَا - کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے معنی کیا ہیں ؟

(۲) سَمِعْتُ - سَمِعْتَ - سَمِعْتُمْ - میں نے سنا - تم نے سنا - وہ نے سنا - کیا فرق پیدا ہوا ؟  
(۳) كُنِيَ - كُنِيَ - كُنِيَ - كُنِيَ - کیا تبدیل ہوئی ؟  
(۴) ضَرَبَ - ضَرَبَ - ضَرَبَ - ضَرَبَ - کیا تبدیل ہوئی ؟  
(۵) عَرَبِيٌّ - عَرَبِيٌّ - عَرَبِيٌّ - عَرَبِيٌّ - کیا تبدیل ہوئی ؟

اُس عورت نے گواہی دی - میں نے سنا - وہ مرد بزرگ ہوا - تم سب نے کیا کیا

## سبق نمبر (۵)

ماضی مجہول کا بیان | ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دیجائے اور تیسرا حرف اپنی اسلی حالت پر رہے گا جیسے فَعَلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی :-

بحث اثبات ..... ماضی مجہول

واحد	ثنیہ	جمع	قسم فاعل
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا	مذکر غائب
فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ	مؤنث غائب
فَعَلْتُ	فَعَلِمَا	فَعَلْتُمْ	مذکر مخاطب
فَعَلْتِ	فَعَلْتِمَا	فَعَلْتُنَّ	مؤنث مخاطب
فَعَلْتُ	فَعَلْنَا		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ مشقیہ | ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتح کسرہ اور ضمۃ تینوں حرکتیں آتی تھیں۔ مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے پس مجہول میں یوں کہینگے۔ ”فتح“ (وہ کھولا گیا) ضرب (وہ مارا گیا) شمع (وہ سنا گیا) ”علم“ یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔ جو افعال لازم ہیں ان سے فعل مجہول نہیں بنتا۔ جیسے جَلَسَ۔ خَرَجَ۔ كَرَّمَ۔ بَعَدَ وغیرہ +

حما و لا کا استعمال | یہ دونوں حرف ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں۔ مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونوں کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اُس نے نہیں کیا) اور لَا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے۔ جیسے لَا ضَرْبَ قِي وَلَا صَلَی۔

منہ انفسہ کی اور نہ نماز پڑھی) (ماضی کے دیگر اسم ابنی قریب و بعد اسم کی کہ بیان صفحہ ۱۱ میں دیکھو۔

## سبق نمبر (۶)

## مضارع کا بیان !

مضارع بنانے کا قاعدہ | مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے :-

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے نین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب  
ت۔ آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب  
اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب :-

۱۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم :-

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر۔  
اعراب :- مضارع کا حرف آخر یا سچ جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب  
اور واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر  
چار تثنیوں کے آخر میں ن مکسور اور زین جگہ جمع مذکر غائب و مخاطب اور  
واحد مؤنث ماضی میں نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے اور اس کو.....  
نون اعرابی کہتے ہیں :-

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے  
مگر اس کو نون ضمید کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی سا قط  
نہیں ہوتی۔

ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل  
گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی :-

۱۔ پاروں حرف مضارع کی علامتیں ہیں اور ان کا مجموعہ اُن تین ہوتا ہے :-

۲۔ نون اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون بعوض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے :-

## بَحَثُ اثْبَاتِ فِعْلِ مُضَارِعٍ مَعْرِفٍ

گردان	صیغہ	معنی
يَفْعَلُ	واحد	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد اب یا آئندہ
يَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد " "
يَفْعَلُونَ	جمع	کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد " "
تَفْعَلُ	واحد	کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں " "
يَفْعَلْنَ	جمع	کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں " "
تَفْعَلُ	واحد	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد اب یا آئندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتے ہو یا کر دو گے تم دو مرد " "
تَفْعَلُونَ	جمع	کرتے ہو یا کر دو گے تم سب مرد " "
تَفْعَلِينَ	واحد	کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتی ہو یا کر دو گی تم دو عورتیں " "
تَفْعَلْنَ	جمع	کرتی ہو یا کر دو گی تم سب عورتیں " "
أَفْعَلُ	واحد	کرتا ہوں یا کروں گا میں { ایک مرد یا ایک عورت " "
نَفْعَلُ	تثنیہ	کرتے ہیں یا کریں گے ہم { دو مرد - یا ہم دو عورتیں یا ہم ایک مرد اور ایک عورت

تَفْعَلُ :- یہ صیغہ واحد مونث غائبہ اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

تَفْعَلَانِ :- یہ صیغہ تثنیہ مونث غائبہ اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مونث مخاطب میں مشترک ہے۔

أَفْعَلُ :- میں مذکر مونث واحد متکلم اور تَفْعَلُ میں تثنیہ جمع اور نیز مذکر مونث متکلم مشترک ہے۔

## سبق نمبر ۱۷

## صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یہ ت حرف مضارع اور علامت غائب ہے۔	يَفْعَلُ
یہ ت حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور علامت	يَفْعَلَانِ
تشبیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔	يَفْعَلُونَ
یہ ت حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور علامت	تَفْعَلُ
جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعسرابی ہے۔	تَفْعَلَانِ
یہ ت حرف مضارع و علامت غیبت ہے۔	يَفْعَلْنَ
یہ ت حرف مضارع و علامت غیبت اور علامت	تَفْعَلْنَ
تشبیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔	تَفْعَلُونَ
یہ ت حرف مضارع اور علامت غیبت اور نون ضمیر	تَفْعَلُونَ
جمع مؤنث فاعل فعل ہے۔	تَفْعَلُونَ
یہ ت حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور علامت	تَفْعَلُونَ
تشبیہ مذکر و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔	تَفْعَلُونَ
یہ ت حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور نون	تَفْعَلُونَ
واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل اور نون اعسرابی ہے	تَفْعَلَيْنِ
یہ ت حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور الف و نون	تَفْعَلَانِ
مثل پہلے تَفْعَلَانِ کے ہے۔	تَفْعَلْنَ
یہ ت حرف مضارع اور علامت خطاب اور نون مثل یَفْعَلْنَ کے	أَفْعَلُ
یہ ت حرف مضارع اور علامت واحد متکلم	نَفْعَلُ
یہ ت حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر	

سبق نمبر (۱۸)

امثلہ مشقیہ مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموماً جیسے یَفْعُلُ امثلہ ذیلی تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کا گردان کر دو۔

یَفْعَلُ کی مثالیں :- نَدَّ هَبْ رَدَّ جَانِبَ مَا جَانِبَا بَقْدَحْ رَدَّ کھولیں یا  
یا کھولے گا) یَتَرَبَّ رَدَّ دیتا ہے یا بے گا) یَسْمَعُ رَدَّ سنتے یا سنتے گا) +  
یَفْعَلُ کی مثالیں :- یَحْلِسُ رَدَّ بیٹھا ہے یا بیٹھے گا) یَضْرِبُ رَدَّ مارنا ہے  
یا مارے گا) یَغْضِبُ رَدَّ دھوڑتا ہے یا دھوڑے گا) یَحْسِبُ رَدَّ گمان کرتا ہے یا کرے گا)  
یَفْعَلُ کی مثالیں :- بَدَّخُلْ رَدَّ اندر آتا ہے یا آجائے گا) یَاخُلْ رَدَّ کھانا ہے  
یا کھائے گا) یَضْرِبْ رَدَّ مارے گا) یَضْرِبْ رَدَّ مارے گا) یَضْرِبْ رَدَّ مارے گا) یَضْرِبْ  
سَوَالَات) یَحْلِسُونَ - نَدَّخُلُونَ - تَأْخُلُونَ - یَسْمَعُونَ -

کیا کیا صنعتیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں ؟

(۲) تَحْتِیَّان کیا کیا صیفہ ہو سکتا ہے ؟

(۳) یَصْرِیْبَنَّ. تَضْرِیْبَنَّ. اَضْرِیْبَنَّ کیا کیا صیغے ہیں؟

اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں؟

(۴۱) صَدَقَ سے معنی فارغ کا صیغہ واحد مونث غائب اور لفظ

سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا ؟

(۵) عربی میں ترجمہ کن و !!

تم پیٹتے ہو۔ میں کھاؤں گا۔ وہ دونوں جاتی ہیں ہم سب

ماہ رہے ہیں۔ تو مستحق ہے ؟

## سبق نمبر (۱۹)

مضارع مجہول کا بیان | مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتح دو۔ لام کلمہ اپنی حالت پر رہے گا۔ جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔  
گردان اس طرح ائے گی !

## بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
يُفْعَلُ	يُفْعَلَانِ	يُفْعَلُونَ	مذکر غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُونَ	مذکر مخاطب
تُفْعَلِينَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث مخاطب
أُفْعَلُ	تُفْعَلُ		مذکر ومؤنث متکلم

امثلہ مشقیہ | مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتح کسرہ ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ پس مجہول میں اس طرح کہا جائے گا۔

يُفْعَلُ (وہ کھولا جا رہا ہے ماکھولا جائے گا) يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) يَسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہے سنا جائے گا) يُعَلِّمُ (وہ جانا جاتا ہے باحانا جائے گا) \*

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ہے۔  
ما و لا کا استعمال | مضارع پر جب حرف نفی لایا تا زیادہ کیا جاتا ہے تو مثبت سے منہی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔  
جیسے لَا يَفْعَلُ۔ مَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کرنا ہی نہیں کرے گا) لَا يَفْعَلُ۔ مَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کہا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا)۔

قوله من العربی کتاب  
تو اسے عربی کہتے ہیں کتاب

سبق نمبر (۱۰)

عربی صرف کی کتابوں میں تو ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو ماضی مطلق کے معنی دیتی ہے لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو تو قواعد ذیل کے مطابق کریں

(۱) ماضی قریب | جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قشربنتی ہے۔ جیسے

قَدْ شَرَبْتُ (اُس نے پیا ہے) قَدْ حَضَرْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کے گردان

کرنے میں لفظ قَدْ بدستور رہنا ہے کوئی تفسیر اس میں نہیں ہوتا۔

(۲) ماضی بعید و استمراری | ماضی مطلق کے ابتدا میں كَانَ کا لفظ بطعائے یہ ماضی

بعید اور مضارع کے پہلے برصانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں

جب طرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے اسی طرح كَانَ میں تبدیلی ہوتی ہے

دیکھو كَانَ کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں :-

كَانَ. كَانَا. كَانُوا. كَانَتْ. كَانْتَا. كَانْتُمْ. كُنْتُ. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ.

پس ماضی بعید یوں آئے گی كَانَ شَرَبْتُ (اُس نے پیا تھا) كُنْتُ شَرَبْتُ

(میں نے پیا تھا) اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی. كَانَ لَشَرَبْتُ (وہ پیا کرتا تھا)

كُنْتُ لَشَرَبْتُ (میں پیا کرتا تھا) :-

## سوقالات

(۱) جَلَسَ سے ماضی بعید اور اُكْلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو ؟

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ كَانَ حَضَرْتُ. كَانُوا سَمِعُوا

كُنْتُ كَرِهْتُ :-

(۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ :-

كَانَتْ يَجْلِسُ. كُنْتُ سَرَبْتُ. كُنْتُمْ أَكَلَا :-

(۴) عربی میں ترجمہ کرو :-

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی تھیں۔ اُس مرد نے مدد کی تھی

تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا :-



## سبق نمبر (۱۱) مضارع کے تغیرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر مرفوع اور اس کا صیغہ زمانہ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں بعض خاص حرف کے آنے سے کبھی معنی میں اور کبھی معنی اور لفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں:-

(۱) تغیرات معنوی لام مفتوح زمانہ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے اِنِّیْ لَکَبْحَرٌ نَّجِیٌّ (البتہ مجھے علم نہیں ڈالتا ہے) اور سَیْ یَا سَوَّوْتَ زَمَانَةً (مستقبل کے ساتھ جیسے سَقَرًا دیکھی پڑھے گا) سَوَّوْتَ یَقْرَأُ تَقْطُرِیْ دِیْرَیْزَ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سَیْ مستقبل قریب کیلئے آتا ہے اور سَوَّوْتَ مستقبل بعید کے لئے +

(۲) تغیرات لفظی و معنوی اِنِّیْ حتم کے حرف ان تغیرات کا باعث ہوتا ہے۔ ناصب۔ جازم۔ نون تاکید پہلی دونوں قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حرف سے ملکر ہر ایک کا تغیر حسب ذیل ہے:-

(۱) کُتِبَ۔ یہ حرف ناصب ہے مضارع کے آخر کو نصب اور معنی تاکید لفظی مستقبل کے دیتا ہے جیسے کُتِبَ لَکَ یَفْعَلُ (وہ کبھی نہیں کریگا) اس کو نفی تاکید ملتی کہتے ہیں (۲) کُتِبَ۔ لامِ امر۔ لاءِ نہی یہ تینوں حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ دیکھو لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے کُتِبَ یَفْعَلُ (اس نے نہیں کیا) اس کو نفی حجاز کہتے ہیں۔ لامِ امر اور لامِ نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہوتا ہے جیسے لَیَفْعَلُ (اُس کو کرنا چاہیے) لَا یَفْعَلُ (اس کو نہ کرنا چاہیے)

فعل مضارع۔ نواصب کُتِبَ کے سوا تین حروف اور ہیں۔ اُنْ۔ کُتِبَ۔ اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں ہے۔ فعل مضارع کے جوازم کُتِبَ۔ لامِ امر۔ لاءِ نہی کے سوا دو حرف اور ہیں۔ اِنْ۔ کُتِبَ اور یہ یا بحول ایک جیسا عمل کر لے ہیں +



بحث نفی تاکید بکن فعل مضارع معروف		بحث نفی تحذیر بکم فعل مضارع معروف	
گردان	عمل کن	گردان	عمل لم
کُنْ یَفْعَلْ	لَضِیْبِ آخِر	کُنْ یَفْعَلْ	جَزْمِ آخِر
کُنْ تَفْعَلْ	سَقُوطِ نَوْنِ اعرابی	کُنْ تَفْعَلْ	مَثَلِ کُنْ
کُنْ یَفْعَلُوا	سَقُوطِ نَوْنِ اعرابی	کُنْ یَفْعَلُوا	مَثَلِ کُنْ
کُنْ تَفْعَلْ	لَضِیْبِ آخِر	کُنْ تَفْعَلْ	جَزْمِ آخِر
کُنْ تَفْعَلْ	سَقُوطِ نَوْنِ اعرابی	کُنْ تَفْعَلْ	مَثَلِ کُنْ
کُنْ تَفْعَلْنَ	x	کُنْ تَفْعَلْنَ	x
کُنْ تَفْعَلْ	لَضِیْبِ آخِر	کُنْ تَفْعَلْ	جَزْمِ آخِر
کُنْ تَفْعَلْ	سَقُوطِ نَوْنِ اعرابی	کُنْ تَفْعَلْ	مَثَلِ کُنْ
کُنْ تَفْعَلُوا	سَقُوطِ نَوْنِ اعرابی	کُنْ تَفْعَلُوا	مَثَلِ کُنْ
کُنْ تَفْعَلْ	سَقُوطِ نَوْنِ اعرابی	کُنْ تَفْعَلْ	مَثَلِ کُنْ
کُنْ تَفْعَلْ	سَقُوطِ نَوْنِ اعرابی	کُنْ تَفْعَلْ	مَثَلِ کُنْ
کُنْ تَفْعَلْنَ	x	کُنْ تَفْعَلْنَ	x
کُنْ اَفْعَلْ	لَضِیْبِ آخِر	کُنْ اَفْعَلْ	جَزْمِ آخِر
کُنْ تَفْعَلْ	لَضِیْبِ آخِر	کُنْ تَفْعَلْ	جَزْمِ آخِر

**تذکرہ** مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔ دیکھو۔  
 نفی تاکید بکن مجہول۔ کُنْ تَفْعَلْ۔ کُنْ یَفْعَلْ۔ کُنْ یَفْعَلُوا۔ کُنْ تَفْعَلْ  
 کُنْ تَفْعَلْ۔ کُنْ تَفْعَلْنَ + الخ  
 نفی تحذیر بکم مجہول :- کُنْ یَفْعَلْ۔ کُنْ یَفْعَلُوا۔ کُنْ یَفْعَلُوا  
 کُنْ تَفْعَلْ۔ کُنْ تَفْعَلْ۔ کُنْ یَفْعَلْنَ + الخ

## سبق نمبر (۱۳)

## لُؤْن تَاكِيْد کا بیان

لُؤْن تَاكِيْد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک لُؤْن تَقْلِيْد جو مشدّد ہوتا ہے دوسرا لُؤْن خَفِيْفہ جو ساکن ہوتا ہے۔ ان دو لُؤْن کے احکام حسب ذیل ہیں :-  
 (۱) لُؤْن تَقْلِيْد کے احکام لُؤْن تَقْلِيْد مضارع کے سبب صیغوں کے ساتھ آتا ہے اور اس کے آگے سے ساتوں لُؤْن اعرابی گر جاتے ہیں۔ جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے قواعد واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے حتیٰ لمبی ساقط ہو جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے لُؤْن کے پیچھے اَلَف فاسل لایا جاتا ہے تاکہ لُؤْن ضمیر اور لُؤْن تَقْلِيْد کے اجتماع سے دو تین لُؤْن ہو جائیں نقل نہ واقع ہو ۛ

لُؤْن تَقْلِيْد کا ماقبل چار قسموں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں اَلَف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں کسور۔ اور بانی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ لُؤْن تَقْلِيْد اگر اَلَف کے بعد واقع ہو تو کسور ہوگا ورنہ مفتوح ۛ

(۲) لُؤْن خَفِيْفہ کے احکام لُؤْن خَفِيْفہ ان صیغوں میں آتا ہے جہاں..... لُؤْن تَقْلِيْد کے پہلے اَلَف نہ ہو کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع نظام عربیہ میں رد واد ہے اور وہ آٹھ صیغے ہیں۔ ان مقامات پر..... لُؤْن خَفِيْفہ کے ماقبل کا حال مثل لُؤْن تَقْلِيْد کے ہوتا ہے ۛ

## وَالسَّكَنُ

لُؤْن تَقْلِيْد اور خَفِيْفہ (دو لُؤْن) سے مضارع کے معنوں میں تَاكِيْد پیدا ہونے کے سوا نقطہ نظر میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ اگلے صفحہ کی گردانیوں سے بخوبی واضح ہوگا ۛ

بحث مضارع معروف      بحث مضارع معروف  
 بالام تاکید و وزن ثقیله      بالام تاکید و وزن خفیفه

گروان	تغیر ابیائت	گروان	تغیر ابیائت
لِفْعَلْنَ	فتحه آخر (وہ ضرور کرے گا)	لِفْعَلْنَ	مثل ثقیله (وہ ضرور کرے گا)
لِفْعَلَانِ	سقوط وزن اعرابی	لِفْعَلَانِ	مثل ثقیله
لِفْعَلُکَ	سقوط وزن اعرابی و	لِفْعَلُکَ	مثل ثقیله
لَفْعَلْنَ	فتحه آخر	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانِ	سقوط وزن اعرابی	لَفْعَلَانِ	مثل ثقیله
لِیْهِ فُلَانٌ	زیادت الف فاصل	لِیْهِ فُلَانٌ	مثل ثقیله
لَفْعَلْنَ	فتحه آخر	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانِ	سقوط وزن اعرابی	لَفْعَلَانِ	مثل ثقیله
لَفْعَلُکَ	سقوط وزن اعرابی و	لَفْعَلُکَ	مثل ثقیله
لَفْعَلُکَ	سقوط وزن اعرابی و	لَفْعَلُکَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانِ	سقوط وزن اعرابی	لَفْعَلَانِ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانِ	زیادت الف فاصل	لَفْعَلَانِ	مثل ثقیله
لَا فَعَلْنَ	فتحه آخر	لَا فَعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلْنَ	فتحه آخر	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله

تثبیت - مجهول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے دیکھو:-  
 مجهول بالوزن ثقیله | لِفْعَلْنَ - لِفْعَلَانِ - لِفْعَلُکَ - لَفْعَلْنَ - لَفْعَلَانِ - لَفْعَلُکَ  
 مجهول بالوزن خفیفه | لِفْعَلْنَ - لِفْعَلَانِ - لِفْعَلُکَ - لَفْعَلْنَ - لَفْعَلَانِ - لَفْعَلُکَ

## تغیرات مضارع کی مشق \*

مثلاً ذیل میں مضارع کی حرکت میں کو یہ نظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنی میں جو تبدیلی ہوتی ہے اس پر غور کرو۔ اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر دو۔  
 يَقْضُ کی مثالیں :- لَنْ يَدَّ هَبْ - لَمْ يَدَّ هَبْ - لَدَّ هَبْ - لَدَّ هَبْ - لَنْ يَفْخَمْ - لَمْ يَفْخَمْ - لَفْخَمْ - لَفْخَمْ - لَنْ يَنْسَبْ - لَمْ يَنْسَبْ - لَنْسَبْ - لَنْسَبْ - لَنْ يَسْمَحْ - لَمْ يَسْمَحْ - لَسْمَحْ - لَسْمَحْ  
 فَعَّلْ اور بَعَّلْ کی جو مثالیں سبق میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو۔ اور پھر گردانیں کر جاؤ۔

سکوا کات (۱) لَنْ يَدَّ هَبْ - لَنْ نَسْتَرْبِي - لَنْ اَسْمَحْ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہوں؟ لَمْ يَحْلَسُوْ - لَمْ نَصْرِيْ - لَمْ تَدْخُلِيْ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَتَحْسَبَنَّ - لَتَحْسَبَنَّ - لَتَحْسَبَنَّ اَنْ میں مضارع پر وزن ثقیلہ لے کیا انز کیا ہے؟

(۴) لَا تَصْرِيْ - لَا تَصْرِيْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟  
 عربی میں ترجمہ کرو :-

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ غم کبھی نہیں جھپوئے گا۔ ہم دو عورتوں سے نہیں سنا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔  
 فائدہ :- اسناد ذیل سے معلوم ہو گا کہ وزن تاکیدیہ جیسے لامریا کے آنے سے کس قسم کی تاکیدیہ کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَا فَعْلَنَّ ذٰلِكَ رِخَالِ اِسْمِ یں ضرور ہی یہ کام کر دے گا۔  
 لَتَسْفَعَنَّ اِلَّا تَاْخِیْرَ رِخَالِ اِسْمِ ہم اسکو بیشائی کے بالوں سے گھسیٹیں گے۔  
 اِمَّا سُبُلُغَنَّ عِنْدَكَ اَلْاَلْکَرِ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھائے کو پہنچے)  
 لَتَسْفَعَنَّ اصل میں لَتَسْفَعَنَّ تھا۔ وزن حقیقہ الف کی شکل میں لکھا گیا۔

## سبق نمبر (۱۴۱)

## امر کا بیان

امر حاضر معروف | امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور و کھیں۔  
 (۱) اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَصْرُفٌ سے عَلَّ  
 (۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزہ وصلی ابتدا میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں  
 پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضنوم ہو تو ہمزہ وصل معلوم ہوگا۔ جیسے تَصْرُفٌ سے  
 اَلْخَصْرُ۔ اگر عین کلمہ کسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصل کسور ہوگا جیسے تَصْرُفٌ سے  
 اِخْصَرْتُ۔ اور تَصْرُفٌ سے اِصْخَرْتُ۔ لَوْن اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور لَوْن ضمیر اپنی  
 حالت پر رہیگا۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَدْعُوْا سے اُدْعَا  
 تَدْعُوْا سے اُدْعَم۔ تَخْشَعُ سے اِخْشَ ۞

امر غائب و متکلم معروف | بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل نہیں بلکہ درحقیقت  
 ایک دوسرا تام مضارع یہ لام امر کا ہے۔ لام امر مضارع غائب و متکلم معروف  
 کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ پائے واحد کو جزم دیتا ہے لَوْن اعرابی  
 کے سقوط اور لَوْن ضمیر ہی کی قائلی میں مثل لم کے عمل کرتا ہے۔ جیسے یُفْضَرُ سے  
 امر مجہول | امر مجہول جو وہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول یہ لام امر  
 کے لگائے سے بن جاتا ہے۔ پس تَصْرُفٌ سے لِنُصْرُفْ امر حاضر مجہول ہوگا۔  
 اور یُفْضَرُ سے لِنُفْضَرْ امر غائب مجہول ۞

لَوْن تاکید | امر معروف و مجہول کے آخر میں لَوْن ثقلیدہ و خفیفہ دونوں  
 لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے اور باقی باللام  
 کسور جیسے اَلْخَصْرُ۔ اِصْخَرْتُ۔ لِنُصْرُفْ۔ لِنُفْضَرْ ۞

لے ہمزة وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے





## سبق نمبر (۱۵)

## ہتی کا بیان

ہتی کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے لاءِ ہتی لگایا جائے۔ لاءِ آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قاعی میں "لم" کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی محروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئے گی۔

جکت ہتی حاضر مجہول	لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلُوا لَا تَفْعَلِي لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد
جکت ہتی غائب متکلم مجہول	لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلُوا لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد
جکت ہتی حاضر مجہول	لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلُوا لَا تَفْعَلِي لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد
جکت ہتی غائب متکلم مجہول	لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلُوا لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد

فائدہ :- نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں۔

## اُردو ہندی کی مشق

اُردو حاضر کی مشق | امر باہمزہ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مستعار کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح، مکرر کے ساتھ مکرر اور مضموم کے ساتھ مضموم بسین کے لئے کے احکام کو مد نظر رکھ کر اس مسئلہ ذیل کی گردان کرو :-

یَفْعَلُ کی مثالیں :- اِذْهَبْ (جا)، اِفْعَلْ (کھول)، اِنْتَبِ (رہی)، اِسْمَعْ (سن)۔  
یَفْعَلُ کی مثالیں :- اَجْلِسْ (بیٹھ)، اِصْنَبْ (مار)، اِغْتَسِلْ (دھو)، اِحْشَبْ (توڑ)۔  
یَفْعَلُ کی مثالیں :- اُدْخُلْ (اندرا)، اُنْصُرْ (مدد دے)، اُكْشِرْ (بزرگ ہو)، اُفْرَبْ (بڑھ)۔  
امر غائب ہندی کی متن | ان دو فعلوں میں حرف آ آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہیں گے جو حضار میں تھے۔ مثلاً ذیل پر غور کرو :-

امر غائب کی مثالیں :- لِيَفْعَلْ (چاہیے کہ وہ کھولے)، لِيُغْتَسِلْ (چاہیے کہ وہ دھوے)۔  
ہندی حاضر کی مثالیں :- لَا تَذْهَبْ (مت جا)، لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ)، لَا تَنْصُرْ (مدد نہ دے)۔  
ہندی غائب کی مثالیں :- لَا يَفْعَلْ (کو نہ کھولنا چاہیے)، لَا يَغْتَسِلْ (کو نہ دھونا چاہیے)۔  
سوال الشہ :- اِذْهَبْ، اِصْنَبْ، اُنْصُرْ، اُكْشِرْ، اُفْرَبْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟  
(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا تہیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۳) لَيْسَتْ بِنِّ اور لَيْسَتْ بِنَّ میں کیا فرق ہے؟

(۴) اس فقرے کے معنی کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو۔

لَا يَجُزُّ مِنْكُمْ دُشْنَانٌ قَوْمٍ عَلَىٰ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا اِذَا عَدِلْتُمْ  
هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

(۵) عربی میں تن حیدر کس و :-

تم دو خورتیں مارو۔ چاہیے کہ وہ دو خورتیں ماریں۔ تم مت دھو۔ چاہیے کہ وہ نہ دھوئے۔ تم سپ مرد بزرگ ہو جاؤ۔

نہ کسی قوم کی دشمنی پہتا رہے لئے بے الضامی کا باعث نہ ہو۔ الضامنہ کر۔ کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے۔

## سبق نمبر (۱۶)

## اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد  
 مصدر سب سے افعال اور اسمائے مشتقہ ٹکلیں اور اس کے  
 ترجمے کے آخر میں "نا" آئے۔ جیسے ضَرَبَ (مارنا) قَتَلَ (مار ڈالنا) +  
 مشتق :- وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور  
 اصلیت اس میں باقی رہے۔ صرف اس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس پر  
 طرح بہ تن اور نہ پورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضارب (مارنے والا)  
 مضروب (مارا ہوا) کہ مصدر ضَرَبَ سے نکلے ہیں +  
 جامد :- وہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو  
 جیسے قَرَس (گھوڑا)

تنبیہ :- الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا متعلق ہے کہ پہلے اس کی  
 بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان  
 کیا جائے۔ اس واسطے کہ ان کو فعل سے مناسبت خاص ہے اور ضمیمہ افعال کہلاتی ہیں  
 اسم مشتق کی بحث

اسم مشتقہ تین اقسام میں جہ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ

(۴) اسم تفضیل (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف +

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ بَكَرًا (زید نے بکر کو مارا)  
 اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضارب کہلائے گا۔ بکر - مضروب - جس آلہ  
 سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مضروب جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے  
 وہ مضرب پس ضارب اسم فاعل ہے اور مضروب اسم مفعول مضرب اسم آلہ مضرب اسم ظرف  
 صفت مشبہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم  
 فاعل کی نسبت کچھ خصوصیتیں سوایا جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ان کے  
 حالات سے معلوم ہو گا +

## سبق نمبر (۱۱)

## اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل :- وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے ضارِ بٹ یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی یہ اسم مادہ کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسر سے بننا ہے حرف آخر کو تنوین اور تشبہ و جمع کی حالت میں علامت تشبہ و جمع لاحق ہوتی ہے تب صیغہ مذکر اور تین مؤنث کیواسطے مقرر ہیں۔ گردان یوں آتی ہے۔

ایک کر نیوالا	فَاعِلٌ	ایک کر نیوالی	فَاعِلَةٌ
دو کر نیوالے	فَاعِلَانِ	دو کر نیوالی	فَاعِلَتَانِ
سب کر نیوالے	فَاعِلُونَ	سب کر نیوالی	فَاعِلَاتٌ

## اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول :- وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی ۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے ۔ اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضمووم ہو جاتا ہے اور آخر کو تنوین اور علامت تشبہ و جمع لاحق ہوتی ہے ۔ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں اور گردان یوں کی جاتی ہے ۔

کیا ہوا	مَفْعُولٌ	کی ہوئی	مَفْعُولَةٌ
دو کئے ہوئے	مَفْعُولَانِ	دو کی ہوئیں	مَفْعُولَتَانِ
سب کئے ہوئے	مَفْعُولُونَ	سب کی ہوئیں	مَفْعُولَاتٌ

اس مادہ لفظ کے مافذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ لکھا ہے جسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضارِ بٹ کا۔ مگر ترقی مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے مگر کبھی اسم جاد بھی دھڑکے کا مادہ ہر باتا ہے جیسے بَقَالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلٌ ہے مادہ میں تصرف کرنے سے اس کی اصلی حرکان میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُولٌ کو غرض کہ پہلی جہد ح کسور اور دوسری جہد ح مضمر ہے ۔

اسم فاعل کی مشتق برامثلہ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ۔  
 قَاتِلٌ (کھولنے والا) خَالِدٌ (مجھنے والا) اَرَجٌ (دکھانے والا) ذَاهِبٌ (جاننا والا) سَامِعٌ  
 (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) سَاهِدٌ (دکھانی والا)

اسم مفعول کی مشتق :- امثلہ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ کس لفظ  
 سے بنے ہیں :- صَفْوٌ (کھولا ہوا) مَأْكُولٌ (دکھایا ہوا) مَسْمُومٌ (دکھا ہوا) مَقْلُوبٌ (پھرنایا ہوا)  
 (جاننا ہوا) مَشْرُوبٌ (پیا ہوا) مَشْرُوعٌ (دکھایا ہوا) مَضْمُونٌ (دکھا ہوا) مَحْمُولٌ (پھرنایا ہوا)  
 تَنَابُلٌ :- فاعِلٌ اور مَفْعُولٌ کے علاوہ فَعِيلٌ اور فَعُولٌ دو وزن شکر بھی آئے  
 ہیں جو تکیب اسم فاعل اور تکیب اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں چنانچہ فَعِيلٌ کے وزن پر  
 اسم فاعل سَمِيعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَرِيحٌ (زخمی) آتا ہے اسی طرح فَعُولٌ  
 کے وزن پر اسم فاعل سَبُولٌ (دیر سے قلع تعلق کرنے والا) اور اسم مفعول رَمُولٌ (دھکیا ہوا)

ماضی مضمر العین اور نیز ان حلوں سے جن کے فاعل میں معنی ثبوت کی ملحوظ  
 ہوں اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ "فَعِيلٌ" کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث  
 صفت مشبہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا :-

ضمیر میں نقید اور میں خود ہیں ضمیر دو قسم کی ہیں - متصل اور منفصل  
 مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ مَرَعَاتٌ

هُوَ هَاهُمْ - هِيَ هُمَاهُنَّ - أَنْتَ أَنْتُمَا أَنْتُمْ - أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ - أَنَا أَنَا

سُورَا لَا تَبْ - ذَاهِبَانِ - شَارِبَانِ - مَأْكُولَةٌ کیا صیغہ ہیں ؟

(۲) اَنَا عَالِمٌ - اَسْمُ مَضْمُونٌ رُونَ - هُنَّ جَالِسَاتٌ کے

معنی بیان کرو ؟

(۳) عربی میں تم جسے کہو :-

وہ عورتیں اندر آئے والیاں - تم سب مرد سننے والے - ہم مدد کئے ہوئے

تم سب عورتیں بیٹے والیاں - دو مرد جاننے والے - میں مدد کیا ہوا :-

ضمیروں کا استعمال :- اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ بالا ضمیریں لگانے  
 سے صیغہ کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں :-

## سبق نمبر (۱۸)

## صفت مشبہ کا بیان

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور ثبوت یعنی پائیداری کے پائے جائیں۔ جیسے جمیل وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطور پائیداری کے قائم ہے۔

اہم فاعل اور صفت مشبہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں صفت پائیدار۔ پس ضارب کوئی شخص اُس وقت کہلائے گا جبکہ ضرب کی صفت اُس سے صادر ہو اور جمیل وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی قاعدہ کلیہ اُن کے واسطے مقرر نہیں۔ مادہ کے دوسرے حرکت کے بعد کبھی سی کبھی آ نہ زیادہ کیا جاتا ہے جیسے شیر (جھلاادی) و حور (صاحب ذہن) تمیاع (دیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیر ہوتا ہے جیسے صعب (دشوار)

جذب (دنا پاک) صفت (خالی)۔

صفت مشبہ عام طور پر مفضلہ ذیل فعلوں سے اس طرح مشتق ہوتی ہے  
(۱) ماضی مکسور العین سے فعل کے وزن پر بشرطیکہ اُن میں رنگ یا عیب یا علیہ کے معنی نہ پائے جائیں جیسے حور سے قرح (دوست) یا غور (دشوار)  
(۲) ماضی مضمووم العین سے فعل کے وزن پر جیسے گرم سے گرم  
(۳) ماضی مفتوح العین سے فعل کے وزن پر جیسے حق (درست) کہ اصل میں حقی تھا۔

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کم تر۔

(۴) جوا فعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا علیہ کے معنی رکھتے ہوں اُن سے مذکر کا صیغہ افعَل کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فعلا کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ)

(کافی عورت) اَعْلٰی (مرد فرارِ چشم) عَلَیَّ (مرد فرارِ چشم) ۛ  
 پہلی مثال رنگ در تسمی مثال عیب اور تسمی مثال حلیہ کی ہے ۛ  
 (۵) تو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک - پیاس یا آن کی ضد ان سے صفت  
 مذکر فَعْلَان کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر -  
 جیسے جَوْعَان (بھوکا مرد) جَوْعٰی (بھوک کی عورت) عَطْشَان (پیا سا مرد)  
 عَطْشٰی (پیا سی عورت) ۛ

صفت مشبہ سے چھ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح ان کے آخر  
 میں علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَل کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اس کے  
 صیغہ مؤنث کا ہمزہ تشبیہ بنانے میں واو سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرًا  
 حَمْرًا اَنَان اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع حَمْرٌ آئے گی ۛ  
 تشبیہ :- غائب و مخاطب و مبتکم کی تعین کے واسطے جس طرح اسم فاعل  
 اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبہ  
 کے ساتھ لگائی جاتی ہیں جیسے هُوَ سَيِّدٌ - اَنْتَ اَحْمَرٌ - اَنَا جَوْعَانٌ

## اسماء الاطلاق

- (۱) سَلَمٌ اور فَرِحٌ کی گروان کرو ؟  
 (۲) سَرَرْتُ - حَسَنَاتٌ - حَمْرًا کیا کیا صیغے ہیں ؟  
 (۳) اَنْتَ شَجَاعٌ - هُمَا سَلِيْمَتَانِ - اَمْحَنَ حَسَنُونَ  
 کے معنی بیان کرو ؟

عربی میں ترجمہ کرو ؟

- (۱) وہ ناپاک مرد - تو ایک خوبصورت عورت -  
 ہم دو بہادر آدمی - وہ سب شرخ عورتیں -  
 تو بھوکا مرد - میں پیاسی عورت -

## سبق نمبر (۱۹)

## مبالغہ کے اوشان

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اس کو مبالغہ کہتے ہیں جیسے ضرائب رہت مارنے والا یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی ہی یا ویا الف کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے اس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کشیدہ استعمال یہ ہیں :-

فَعْلٌ - فَعِيلٌ - فَعُولٌ - حَدْرٌ (بڑا بچہ والا) عَلِيمٌ (کوبہ جانے والا) أَكْوَلٌ (بہت کھانا والا)  
 قَتَالٌ - قَتَالٌ - قَتِيلٌ - سَقَالٌ (بڑا خوش رنگ یا بہت بزرگ) حَبْلٌ (بہت سچا)  
 مَفْعَلٌ - مَفْعَالٌ - مَفْعِيلٌ - حَبْرٌ (بہت کٹھن والا) مَدْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) مَنَظْمٌ  
 فَعَالٌ - فَاْعُولٌ - فَعْلَةٌ (بہت عجیب) فَاْرُوْقٌ (بہت فرق کرنے والا) حَصْحَكَةٌ

دجس کی ہنسی کی عادت ہو) فَعُولٌ - فَعُولٌ - فَعُولٌ - قَبُولٌ (بہت قیام کرنے والا) قُدُوسٌ (بہت پاک) قُلَّةٌ (ا) اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لئے آخر میں تہ بڑھادیے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلاَمَةٌ وَامْرَأَةٌ عَلاَمَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا - خواہ مرد ہو یا عورت) +

(۲) جب فَعِيلٌ بمعنی فاعل اور فَعُولٌ بمعنی مفتول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے هُوَ عَلِيمٌ - هِيَ عَلِيمَةٌ - جَمَلٌ حَمُولٌ - نَاقَةٌ حَمُولَةٌ

(۳) اہل حرفہ اندیشہ وروں کیلئے قَتَالٌ کا وزن خاص ہے جیسے خِيَاةٌ (مندی) حَجَّامٌ (کھینے لگانے والا) بَنَّا (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے جیسے بَقَالٌ کہ بَقْلَةٌ سے نکلتا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں ایسا ہی جَمَالٌ (دشتریان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں



## اسم تفضیل کا بیان \*

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت مضامری معنی کی زیادتی پائی جائے جیسے اللَّهُ أَكْبَرُ یعنی خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے جیسے خَيْرٌ أَتَى ابْنُ مَرْثَدَةَ اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور "أَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ" بہت مارا یا ابنت زید کے اسم تفضیل کا مذکر أَفْعَلُ کے وزن پر اور صیغہ مؤنث فَعْلًا کے وزن پر آتا ہے اور اس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی۔ اور گردان اسکی یوں ہوگی \*

أَفْعَلٌ (واحد مذکر) أَفْعَلَانِ (ثنیہ مذکر) أَفْعَلُونَ (جمع مذکر) أَفَاعِلٌ (جمع مذکر) فَعْلًا (واحد مؤنث) فَعْلَانِ (ثنیہ مؤنث) فَعْلَيَاتُ (جمع مؤنث) فَعْلٌ (جمع مؤنث) قَائِلٌ :- اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے جیسے "النَّصْرُ" (بہت مددگار) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آ جاتا ہے جیسے أَشْهَرُ رِبِّهِ سَہْمًا أَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) \*

فتیلیہ :- الوان اور عیوب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ پس أَسْوَدُ (سیاہ رنگ) أَعْوَرُ (دکانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔ سَمَاءُ الْكَلَاتِ :- (۱) ضَرْبُ - سَمِخَ - فَرْبُ سے اسم تفضیل کی گردان کرو :- (۲) عَلِيمٌ اور فَتِيلٌ کیا صیغے ہیں اور ان کے مذکر و مؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے ؟

(۳) أَكْبَرُ اور أَجْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئے گا ؟ (۴) عربی میں تہرہ جسم کرو ؟

وہ مرد بہت مددگار - زید سے زیادہ مارنے والا ایک مرد - میں (مرد) بہت تہرہ دیکھ - تم (مرد) بہت دور - وہ سب بزرگ عورتیں \*

## سبق نمبر (۲۰)

## اسم الزمان کا بیان

اسم الزمان :- وہ اسم مشتق ہے کہ جو اس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میں سکور بڑھانے سے بنتا ہے اور اس کے تین وزن ہیں جن میں مذکر مثنوی کی تشریح نہیں ہے۔

- (۱) مَفْعَلٌ جسے قَبْضُ دسبے کا ذریعہ یعنی سوئی (ان تلبوں کی)  
 (۲) مَفْعَلَةٌ جسے مَرَوْحَةٌ دہرادیہ کا ذریعہ یعنی ٹکڑا (گردان یوں)  
 (۳) مَفْعَالٌ جسے مَفْنَحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی جانی) آتی ہے

مَفْعَلٌ	مَفْعَلَانِ	مَفْعَلٌ
مَفْعَلَةٌ	مَفْعَلَتَانِ	مَفْعَلَةٌ
مَفْعَالٌ	مَفْعَالَانِ	مَفْعَالٌ

## اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف :- وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان پر یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے تم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرُوبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ و مَفْعَلٌ عَلین اور مَفْعِلٌ و مَفْعِلٌ عَلین گردان یوں آتی ہے۔ مَفْعَلٌ - مَفْعَلَانِ - مَفْعَالٌ  
 اجمع کا وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے۔

عین کلمے کی حرکات اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر عین صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے بخلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

- (۱) مَضْرُوبٌ (فرمان گاہ) (۲) مَضْرُوبٌ (دندہ شترال رکبیلہ) (۳) مَضْرُوبٌ (آگنے کی جگہ)  
 (۴) مَضْرُوبٌ (جائے طلوع آفتاب) (۵) مَضْرُوبٌ (آفتاب نکلنے کی جگہ) (۶) مَضْرُوبٌ (آفتاب چلنے کی جگہ)  
 (۷) مَضْرُوبٌ (رانگ) (۸) مَضْرُوبٌ (رگینے کی جگہ) (۹) مَضْرُوبٌ (دریچے کی جگہ) \*



## سین کی تیس (۲۱)

اسی کی بحث اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (دس حرفی) رباعی (چار حرفی) خماسی (پنج حرفی) اور فعل کی صرف دو ثلاثی (رباعی) پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد جس کے تمام حروف اصلی ہوں اور دوسری مزید قبیہ جس میں صرف زائد بھی ہو پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوتیں ان کی تفصیل یہ ہے :

## اسم کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے زَمَن (وقت) ثلاثی مزید قبیہ جیسے زَمَان (وقت) (اسم الف ز)  
(۲) رباعی مجرد جیسے تَغْلِب (دلوٹری) رباعی مزید قبیہ جیسے قَبِيل (دلائلین) اس میں  
تج زائد ہے (۵) خماسی مجرد جیسے سَفَر (جہاز) خماسی مزید قبیہ جیسے مَحْضَر (مَوْط  
یامنی) اس میں داؤ زائد ہے

## فعل کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے خَرَج (دھنڈل) ثلاثی مزید قبیہ جیسے اُخْرَج (اُکھلا) اس میں  
اَلِف زائد ہے (۲) رباعی مجرد جیسے دُخْرَج (اُس نے دھکے مارے) رباعی مزید قبیہ  
جیسے نَدُخْرَج (وہ لڑھکایا) اس میں ت زائد ہے  
فائدہ کہ :- مصدر اور اسمائے مشتق اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں مگر ان کو فعل کی قسم  
ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے اس لئے ان سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں :

لے جو حروف کلمے کے تمام لغات کی حالت میں قائم رہتا ہے وہ اصلی ہیں اور نہ زائد مثلاً ضَرَبَ  
بَضْرَابٍ اَضْرَابٍ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ  
اسے یہ میسوں اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد جیسے ی۔ اَلِف وَاو  
فعل مجرد اور مزید قبیہ کی شناخت کو واسطے ماضی کا صیغہ واحد کرکے حاصل ہے پس اگر ماضی کے صیغہ واحد  
مذکر غائب میں حرف زائد نہ ہو تو اس کے مصدر اور مشتقات میں ہو تو اس فعل کو مجرد کہیں گے جیسے  
يَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا۔ اور مُخْرَج اپنے ماضی اُخْرَج کے لحاظ سے مزید قبیہ  
مصدر اور اسمائے مشتق بھی اس قاعدہ میں ماضی کے تابع ہیں :

وزن کی بحث | تسبیح زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوں گے۔ صرفیوں نے ان کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کیواسطے قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے اور ت۔ ع۔ ل۔ کو اس کی میزان قرار دیا ہے جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ت۔ ع۔ ل۔ کے ساتھ مقابل کر کے ان کی اصلیت و زیادت منکشف ہو جاتی ہے۔ میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اس کو سوزوں، اس وزن کی تین صورتیں ہیں :-

(۱) فَعْلٌ یعنی ت۔ ع۔ ل۔ (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)  
 (۲) فَعْلٌ یعنی ت۔ ع۔ ل۔ (۲) (یہ وزن رباعی مجرد کا ہے)  
 (۳) فَعْلٌ یعنی ت۔ ع۔ ل۔ اور (۳) (یہ وزن خماسی مجرد کا ہے)  
 ان اوزان کے ذریعہ سے کسی کلمہ کا ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد یا مرکب ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ سوزوں کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں کے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے حرف اصلی کو ت۔ ع۔ ل۔ سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہ لائیں تو جو حرف ت۔ ع۔ ل۔ کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اس کے سوا ہو وہ زائد دیکھو :- ذَمٌّ (فَعْلٌ) نَعْلٌ (فَعْلٌ) سَفَرٌ (فَعْلٌ) جَرْدٌ (فَعْلٌ) کہلائیں گے کہ سوزوں میں سب حرف اصلی ہیں :-  
 زَمَانٌ (فَعْلٌ) قَبِيلٌ (فَعْلٌ) عَصْرٌ (فَعْلٌ) فَعْلُوْلٌ (فَعْلٌ) کہلائیں گے کہ سوزوں میں حرف زائد بھی ہیں :-

۱۔ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں دراصل وہ بھی سہ حرفی ہیں۔ کثرت استعمال سے ان کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے آب (باب) آخ (دجانی) کہ اصل میں آبو۔ آخو۔ کھے اور کل (کھا) بی (بچا) کہ اصل میں آبوکل اور آدتی کھے حذف سے یہ شکل رہ گئی :-

اور ان فعل | افعال ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں فعل۔ فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ۔  
 تینوں فعل ماضی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں  
 یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ۔ یَفْعُلُ۔ تاکہ کسی جگہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی  
 متفق ہوتی ہیں اور کسی جگہ مختلف۔ صرفیوں نے ہر ماضی کیلئے مضارع  
 چند وزن دریافت کئے ہیں۔ چنانچہ

[illegible]

جب ماضی اور مضارع کا حبیثہ واحد ذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔ ان دونوں کے اختلاف کو گنت ع کے باعث تو باب آنے چاہئیں تھے مگر متعطل صرف چھ ہیں :-

(۱) فَعَلَ يَفْعُلُ - ماضی مفتوح العین مضارع مکتوم العین (تینوں باب فاعل)  
(۲) فَعَلَ يَفْعُلُ - ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین کہ ان کے فعی اور  
(۳) فَعَلَ يَفْعُلُ - ماضی مکتوم العین مضارع مفتوح العین کے س کے کلمہ کی حرکات  
(۴) فَعَلَ يَفْعُلُ - ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین (تینوں باب فاعل)  
(۵) فَعَلَ يَفْعُلُ - ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین کہ ان کے ماضی اور مضارع  
(۶) فَعَلَ يَفْعُلُ - ماضی اور مضارع دونوں مکتوم العین کے س کے کلمہ کی حرکات

امثلہ مشقیہ مفصلہ ذیل مصدر میں سے ہر باب کی صرف صغیر کر دو :-

- (۱) مضارع در باب { الْقَرَّبَ } (مارنا) اَلْقَرَّبَ (دہونا) اَلْغَلَبَ (غلبہ کرنا)  
فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلظَلَمَ (ستم کرنا) اَلْكَذَّبَ (جھوٹ بولنا)  
(۲) مضارع در باب { اَلتَّصَّرَّ (رد کرنا) اَلطَّلَبَ (دھونڈنا) اَلقَضَلَ (مارنا)  
فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلدَّخَلَ (داند آنا) اَلفَسَادَ (تباہ کرنا)  
(۳) مضارع در باب { اَلسَمِعَ (سننا) اَلعَلِمَ (جاننا) اَلفهمَ (سمجھنا)  
فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلجَبَلَ (دہ جاننا) اَلشَّهَادَةَ (گواہی دینا)

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فاعل کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے  
سَامِعٌ ۔ عَالِمٌ مگر جب فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فاعل کا وزن  
نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا وزن فَعِلٌ آتا ہے جیسے سَمِيعٌ ۔ عَالِمٌ  
(۴) مضارع در باب { اَلنَّفَعَ (فوکھونا) اَلخَرَجَ (خرج کرنا) اَلشَّيْءَ (دگر دگر کرنا)  
فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلنَّعَى (روکنا) اَلطَّبَعُ (رنگ کرنا) ۔

- (۵) مضارع در باب { اَلكَلَّمَ (والکر امئہ دزرگ ہونا) اَللَطَفَ (اللطافہ دیکھنا)  
فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلقَرَّبَ (نزدیک ہونا) اَلبَعُدَ (دور ہونا) اَلكَثَرَةَ

بہت ہونا ۔ اس باب اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِلٌ کے وزن پر آتا ہے  
جیسے كَرِيمٌ اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے ۔

- (۶) مضارع در باب { اَلحَسِبَ (دگمان کرنا) اَلنَّعْمَةَ (دخوش عیش ہونا)  
فَعَلَ يَفْعُلُ { اس باب کے چند مضارع آئے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف

دو ہیں ۔ قابل ۔ الجواب مندرجہ بالا کے سوا در باب ثلانی سے اور آئے ہیں ۔

- (۱) فَعَلَ يَفْعُلُ ماضی کسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَعِلَ يَفْعُلُ اَلْقَضَلَ  
(۲) فَعَلَ يَفْعُلُ ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین ۔ جیسے

كَادَ يَكْدُو (دنگو دنگو دنگو دنگو) (نزدیک تر ہونا) ۔

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں بلکہ

پہلا باب تداخل لغات سے ہے اور دوسرا سَمِعَ يَسْمَعُ سے ۔

تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے فَعِلَ يَفْعُلُ عربی میں

## سینچ کتبہ (۳۱)

الو اب ثلاثی مزید فیہ | فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کی مانند ہیں  
کے ابتدا یا واسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں  
اور تین حصوں میں منقسم ہیں :-

(۱) وہ الو اب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں :-  
۱۔ اَفْعَل۔ ۲۔ اَفْعَلَ۔ ۳۔ اَفْعَلْ۔  
۱۔ اَفْعَل۔ ۲۔ اَفْعَلَ۔ ۳۔ اَفْعَلْ۔  
۱۔ اَفْعَل۔ ۲۔ اَفْعَلَ۔ ۳۔ اَفْعَلْ۔  
۱۔ اَفْعَل۔ ۲۔ اَفْعَلَ۔ ۳۔ اَفْعَلْ۔

(۲) وہ الو اب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں :-

۱۔ تَفَعَّل۔ ۲۔ تَفَعَّلَا۔ ۳۔ تَفَعَّلُوا۔  
۱۔ تَفَعَّل۔ ۲۔ تَفَعَّلَا۔ ۳۔ تَفَعَّلُوا۔  
۱۔ تَفَعَّل۔ ۲۔ تَفَعَّلَا۔ ۳۔ تَفَعَّلُوا۔  
۱۔ تَفَعَّل۔ ۲۔ تَفَعَّلَا۔ ۳۔ تَفَعَّلُوا۔  
۱۔ تَفَعَّل۔ ۲۔ تَفَعَّلَا۔ ۳۔ تَفَعَّلُوا۔

(۳) وہ الو اب جن میں تین حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں :-

۱۔ اِنْعَل۔ ۲۔ اِنْعَلَا۔ ۳۔ اِنْعَلُوا۔ ۴۔ اِنْعَلُوا۔  
۱۔ اِنْعَل۔ ۲۔ اِنْعَلَا۔ ۳۔ اِنْعَلُوا۔ ۴۔ اِنْعَلُوا۔  
۱۔ اِنْعَل۔ ۲۔ اِنْعَلَا۔ ۳۔ اِنْعَلُوا۔ ۴۔ اِنْعَلُوا۔  
۱۔ اِنْعَل۔ ۲۔ اِنْعَلَا۔ ۳۔ اِنْعَلُوا۔ ۴۔ اِنْعَلُوا۔  
۱۔ اِنْعَل۔ ۲۔ اِنْعَلَا۔ ۳۔ اِنْعَلُوا۔ ۴۔ اِنْعَلُوا۔

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں۔ اول  
پچھلے سات باب ہمزہ وصل۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے





تَمَّامٌ تَقْفُلُ اور تَقْفُلُ کا حذف | جیسا تَمَّامٌ تَقْفُلُ اور تَقْفُلُ دُرَّتِ مَضَارِعِ دَاخِلِ

مُحَوَّلِ غَائِبِ کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک ت کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے۔ جیسے تَنْزِلُ الْمَلَكَةِ کہ اصل میں تَنْزَلُ تھا +

حركات منہی مجہول | جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک

حروف مضموم ہوتے ہیں جیسے اُجْتُبُ اور ضَمَمہ کے بعد الت واقع ہوتا دوسرے بدل جاتا ہے جیسے قَابِلٌ سے قَوِّلٌ +

حركات مضارع مجہول | تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح

اور علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی حركات بدستور قائم رہیں گے۔ جیسے

حركات اسم فاعل واسم مفعول | اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت

مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے۔ مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا

مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہے جیسے تَجْتَنِبُ (اسم فاعل) اور تَجْتَنِبُ

(اسم مفعول) + اسم ظرف واسم آلہ واسم تفضیل | اسم ظرف اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے مگر

اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنی ادا کرنے منظور

ہوں تو لفظ نَابِہ کو مصدر پر بڑھائیں جیسے نَابِہ الْأَجْتِنَابِ (پرہیز کرنے کا ذریعہ)

اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرتے ہوں تو لفظ أَشَدُّ یا أَكْبَرُ یا ان کی مثل مصدر پر زیادہ

کریں جیسے أَشَدُّ تَشَكُّبًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ رَيْبَتًا

(بہت ہی جلد بڑک اٹھنے والا) +

ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے کُؤن اور عیب کے معنی کے باعث اسم

تفضیل نہیں آتا ان سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے أَشَدُّ حُمُورًا (بہت

ہی سرخ رنگ) أَشَدُّ ضَمًّا (بہت ہی بہرا)

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلکہ صفحہ ۴۳، ۴۴ میں درج

کی جاتی ہے اس کی گردان کر جاؤ +

[illegible]

سید محمد علی طالقانی

[illegible]

شناخت البواب (۱) البواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیئے مثلاً میگزرم باب افعال سے اور کینا رب باب باب مفاعلہ سے ہے \*

(۲) باب افعال اور افعال کے پہچانتے میں کبھی خفیف سا مخالط ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہیئے اگر تفسیر حرف سے ہو تو باب افعال ہے اور اگر دوسرے حرف سے ہو تو باب افعال ہے \*

(۳) افعال - افعال - افعال یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو افعال ہے جیسے اور سیمام اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو افعال ہے جیسے افعال۔ اگر چار حرف اصلی اور لام کلمہ کے بعد تین زائد ہے تو افعال ہے جیسے افعال۔ اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو افعال ہے جیسے افعال۔

مصادر غیر ثلاثی ثلاثی مزید فیہ اور البواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں۔

(۱) باب افعال کا مصدر اکثر تفعیل کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے تفعیل (ذکالنا) اور یہ وزن البواب ناقص سے خصوصیت کی بنا پر آتا ہے۔ کبھی کبھی فعال۔ فعال۔ فعال کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے کلام و بولنا کذاب۔ کذاب (محض لانا) تکرار (دوہرانا) \*

(۲) باب مفاعلہ کا مصدر بیشتر فعال کے وزن پر آتا ہے جیسے قتال و قتل کبھی فاعل کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے قتال بمعنی قتال \*

(۳) باب فاعلہ کا مصدر فعال کے وزن پر آتا ہے جیسے زوال بمعنی زوالہ۔ کبھی فاعل کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے قنقری۔ (پھیلے پادوں جلتا)

(۴) باب افعال کا مصدر کبھی فاعلہ کے وزن پر آتا ہے جیسے قنقری۔ قنقریہ بمعنی اقترار \*

## سبق نمبر (۲۷)

ملحق بر بائی کا بیان | ملحق بر بائی کے معنی یہ ہیں کہ تلافی مجرد میں کوئی حرف اس  
عزض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ فقط بر بائی کا ہم وزن بن جائے اُس کو تلافی مزید  
ملحق بر بائی کہتے ہیں اور الحاق دو کلموں کے باہم شامل کرنے کا نام ہے مگر شرط یہ  
ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر یا ہم مطابق ہو۔ پس اگر تم میگو کہ اگرچہ بظاہر دخرج  
بذخرج کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس واسطے  
اگر تم کو ملحق بر بائی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق بر بائی | ملحق بر بائی کے سولہ باب ہیں۔ یہ ملحق بہ دخرج اور  
ملحق بہ تذخرج اور ۲ ملحق بہ احسہ مخم۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہیں:-

- |   |   |
|---|---|
| (۱) فَعَّلَ جیسے جَلَبَ (جاد اور حاما) (۲) فَعَّلَ جیسے خَبَّلَ (رہے آستین کرتے پہنانا) | } |
| (۳) قَوَّلَ جیسے جَوَّرَ (جواب پہنانا) (۴) فَعَّلَ جیسے قَلَّسَ (دلوپی پہنانا)          |   |
| (۵) فَعَّلَ جیسے شَرَّفَ (کھنٹی کے بڑھے ہوئے یوں کا کٹنا) (۶) قَوَّلَ جیسے              |   |
| سَرَّوَلَ (رازی پہنانا) (۷) فَعَّلَ جیسے قَلَّسَ (دلوپی پہنانا) *                       |   |
| (۸) فَعَّلَ جیسے جَلَبَ (جاد اور حاما) (۹) فَعَّلَ جیسے شَبَّلَ (رہے آستین کرتے پہنانا) |   |
| (۱۰) قَوَّلَ جیسے جَوَّرَ (جواب پہنانا) (۱۱) فَعَّلَ جیسے قَلَّسَ (دلوپی پہنانا)        | } |
| (۱۲) فَعَّلَ جیسے شَرَّفَ (کھنٹی کے بڑھے ہوئے یوں کا کٹنا) (۱۳) فَعَّلَ جیسے            |   |
| سَرَّوَلَ (رازی پہنانا) (۱۴) فَعَّلَ جیسے قَلَّسَ (دلوپی پہنانا)                        |   |
| (۱۵) اِفْعَلَّ جیسے اِفْعَسَّ (بہت کڑا ہونا)  | } |
| (۱۶) اِفْعَلَّ جیسے اِسْتَفْعَلَ (دُجبت سونا)   |   |

لے الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ تلافی کو ایک حرف کی ربادتی سے رباعی  
کا ہم وزن یا رباعی کو ایک حرف کی ربادتی سے خماسی کا ہم وزن بنائیں جیسے گوگٹ کہ ملحق ہے  
جَعْفَر سے اور عَقْل کہ ملحق ہے سَفَر سے \*

## سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے ؟  
 (۲) باب کسے کہتے ہیں۔ مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریقہ ہے ؟  
 (۳) ہمزہ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے ؟  
 (۴) اشتظام اور انقسام کس کس بات کے مصدر ہیں اور ان میں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے ؟

دھ (۵) باب تفعیل کے مصادر کن اور ان پر آتے ہیں اور ناقص کیسا گونا گونا وزن خاص ہے ؟

۶) ملحق رباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے ؟

ب - (۱) تَقَاتِلْ اور تَقَاتِلْ میں کیا فرق ہے اور یہ دیکھنے کس کس باب سے ہیں ؟

(۲) اجْتَنِبْ اور جَلَبْ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

ج - (۱) ضَرْب سے باب مفاعلہ کی نفی جَدْبَم اور نَظَر سے باب انتعال کے مضارع کی گردان بائون تشکیلہ کرو ؟ (۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال اسم تفعیل بنانے

د - فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوتے ہیں ان کو بیان کرو ؟

(۱) لَا تُبْطِلُوا صِدْقَكُمْ يَا اٰمِنِيْنَ وَالْاٰذِي (احسان اور امان کے ساتھ اپنی حیرت کا لو اب مت کھو)

(۲) اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی الْاَنفُسِ (جس وقت تم گھر میں داخل ہو تو یکے دوسرے کو سلام کرو)

(۳) اِنْ عَاثِبْتُمْ فَاقْبُوْا اِمِنْ اِمِنْ مَّا عُوْفِیْتُمْ بِہِ (اگر تم سختی کرو دوسری ہی کر دیتی تمہارے ساتھ کی گئی ہے)

(۴) نَفْسُ حُوٰی اِلٰی النَّجَاسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھو)

(۵) وَلَا تَتَابَعُوْا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو بُرے لقبوں سے متا پیارو)

(۶) اِجْتَنِبُوْا کَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (دگمان سے بہت بچا کرو)

(۷) وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنِّیْ مُنْقَلَبٌ یُّنْقَلِبُوْنَ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کر لیں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے)۔

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْکَنُوْا (زیادہ بسنے کی عرض نے کسی پر احسان مت کر)

(۹) اَلَا یَذٰکُرُ اللّٰہُ لَظْمِیْرُ الْفُلُوْجِ (دیکھو اشترکی یاد سے دل آرام پاتے ہیں)

(۱۰) کُنْتُ عَلٰی ہٰمٍ بِمَصِیْطِرٍ (نواں بردار دے نہیں)

## سبق نمبر (۲۸)

## ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف عِلّت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا۔ پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اولہ تقسیم کی ہے مثلاً جس کلمے میں حرف عِلّت ہو اس کو "مُتَّحِل" اور جس میں ہمزہ ہو اس کو "مُتَّحِل" اور جس میں دو حرف ہم جنس ہوں اس کو مضاعف کہتے ہیں اور جس میں ان میں سے کوئی حرف نہ ہو اس کو صحیح کہتے ہیں۔

حرف عِلّت کا بیان | حرف عِلّت تین ہیں (دَوّ - الف - ی) اور حرکات

ثلاثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمرہ کی درازی سے دَوّ فتحہ کی .... درازی سے الف کسرہ کی درازی سے ی اسی واسطے صرفی دَوّ کو اُختب ضمرہ الف کو اُختب فتحہ ی کو اُختب کسرہ کہتے ہیں۔

حرف عِلّت کی وجہ تسمیہ | ان حرفوں کو حرف عِلّت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ عِلّت کی

مذہب بیماری کے ہیں اور عرب کے مرصعوں کی زبان سے بیماری کے وقت دَوّی کا لفظ نکلتا ہے جو دَوّ - الف - ی کا مجموعہ ہے۔

حرف عِلّت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل ان کے موافق ہوتو

مَدّہ کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو رِلّین۔

مَدّہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف

درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔

رِلّین اس واسطے کہ رِلّین کے معنی نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ

مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل کسرہ ضمہ کی برداشت

نہیں کر سکتے خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت آہی

نہیں سکتی۔ دَوّ - ی صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین

حرکات ہے۔



(۱) صحیح - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ و حرف علت اور دو حرف  
 ہم جنس نہ ہوں جیسے فَرَبٌ و بَشَرٌ - رَجُلٌ و جَعْفَرٌ +  
 (۲) جیسوڑ - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ ہو۔ کلمہ کی جگہ ہمزہ  
 ہو تو ہمزہ الفار کلمہ سے نکال دیا جائے۔ ازل سے کلمہ کی جگہ ہو تو ہمزہ الیہ  
 جیسے سَأَلَ - رَأَى + ل کی جگہ ہو تو ہمزہ اللام جیسے قَرَأَ - جَرَدَ +  
 ہم مقفل۔ وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں حرف علت ہو اس کی تین

قسمیں ہیں :

۱۔ مفتعل الفار جیسے فَرَبٌ و بَشَرٌ و رَجُلٌ - اسکو مثال کہتے ہیں  
 ۲۔ مفتعل الیہ جیسے سَأَلَ - رَأَى کلمہ حرف علت ہو تیسرے - خال - بیل اس کو آجوتے ہیں  
 ۳۔ مقفل اللام جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَحْمَیْ فُطِمَتْ سكوناً قص کہتے ہیں  
 اگر کلمہ میں دو حرف علت ہوں تو اس کو مقفل بدو حرفت اور یقیناً کہتے ہیں  
 اور اس کی دو شکلیں ہیں :-

- ۱۔ انقبضہ مفروقہ جس میں دو حرف علت سے پہلے ہوں جیسے ذَلِی - ذُحِی +
- ۲۔ انقبضہ مفروقہ جس میں دو حرفت علت مقفل ہو جیسے نَوْنِی - یَوْمٌ +
- ۳۔ مضاعفت - وہ کلمہ ہے جس میں دو حرفت ایک جنس کے ہوں اگر چین اور لام  
 ظہر ایک جنس کے ہوں تو مضاعفت ثلاثی کہلائے گا جیسے تَد و سَعِیْبُ  
 اُفْرَتَا و لَامِ اَدَلِ اور چین و لَامِ ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعفت  
 رباعی جیسے تَدُ اُیْمُ +
- اس قسم کے مواضع تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں مگر ہم ذیل میں ان سے ایک  
 سات قسموں میں مشعر کیا ہے جنہیں مفتت اقسام کہتے ہیں +

### مشعر

صحیح است و مشعال است و مضاعفت  
 انقبضہ ناقص و ہمزوہ و اجوت

## سبق نمبر (۲۹)

## تصرفات لفظ کا بیان

حروف علت اور ہمزه اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اس کے دو درگاہ کے آٹھ قاعدے مقرر ہیں :-

(۱) ایسا کہ حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ یہ ثقل ہو جیسے یقول کہ اصل میں یقول تھا خواہ باسقاط جیسے یذو کہ اصل میں یذو تھا +

(۲) متحرکات دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قل الحق کہ اصل میں قل الحق تھا +

(۳) حركات حرف یا حرکت کا گرا دینا جیسے یعد کہ اصل میں یوعد تھا +

(۴) زبایدات دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا جیسے انت کہ اصل میں انت تھا +

(۵) ایک ال حرف یا حرکت کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے قال کہ اصل میں قول تھا یا تنق کہ اصل میں شقوق تھا پہلے میں واو کو الف سے اور دوسرے میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا واو بعد کسرہ کے ق ہو گئی -

۱۔ حرف حذف گمارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے ھو جفی یخا یستیز +

۲۔ حرف زبایدات یا زائد دس ہیں جن کا مجموعہ سألہم یبہا یا ھویت الیمان +

۳۔ الف اور ہمزه میں بغرض ہے کہ الف ہمہ ساکن لے صطلہ رال کے ہوتا ہے جسے ما و لا اور ہمزه وہ جو متحرک ہو ما ساکن دقت سے بڑھا جائے جیسے امر و سر اس حروف علی کی نسبت ہمہ میں تعالت زیادہ ہے۔ باوجود اس تعالت کے حرکات موتہ کا نہیں ہو سکتا ہے +

۴۔ حرف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے - اجدل من و طہنا +

(۶) ادغام۔ دو ہم جنس حروفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے مد کہ اصل میں مذ تھا +

(۷) قلب۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے آریس کہ اصل میں یس تھا +

(۸) یکن یکین یا (تسہیل) ہمزہ کو درمیان مخرج ہمزہ اور اس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے ہو قسم اول کو یکن یکن قریب کہتے ہیں اور قسم ثانی کو یکن یکن بعید جیسے مشہر و ن پس اگر ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واو کے پڑھیں تو یکن یکن قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور ی کے پڑھیں تو یکن یکن بعید +

قائداً کہ بہ ہفت اقسام میں جو تصرف مقبل میں ہوتا ہے اس کو ابدال اور تعیل کہتے ہیں۔ اور جو هموز میں ہو اس کو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اس کو ادغام +

اکثر ایک قسم میں صرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں چنانچہ هموز میں... ابدال۔ حذف۔ زیادت۔ تسہیل۔ چار قاعدے + اعلال میں ابدال۔ حذف۔ اسکان تین قاعدے + اور تین ہی ادغام میں۔ اسکان۔ ابدال۔ تحریک۔ ان میں کشیدہ استعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا +

۱۔ حروف ادغام تیرہ ہیں ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ط۔ ظ۔ ی۔  
۲۔ حروف حذف وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی لغت ہیں۔  
(۱) حروف حلیہ۔ جن کا مخرج حل ہے یعنی ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔  
(۲) حروف شفویہ۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ ف۔ و۔ م۔  
(۳) حروف لہویہ۔ جن کا مخرج مالوہ ہے یعنی ج۔ ق۔ ل۔ ی۔  
(۴) حروف سنیہ۔ جن کا مخرج دانت کی حرکت ہے یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ۔  
ل۔ ن +

(۵) حروف اسلیہ۔ جن کا مخرج زبان کی حرکت ہے یعنی ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔



خیر و کے ابواب اسٹال داوی مثانی خیر و کے پانچ بابوں سے اور مثال یا ئی چار بابوں سے ملتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرٹ صغیروں کو مباحثہ فی قواعد سفر ۴۸ کے گردان کر جاؤ :-

[illegible]

۱۰ صفحہ ۳۳۹ میں آسمان غارت کی حالت عین کی نسبت جو لکھا ہوا ہے وہ صرف سورج میں منحصر ہے  
مفصل (درفتح بین) کے وزن پر ہے۔ آتا ہے خواہ مضارع کی حرکت عین کچھ ہی ہو مگر

## سبق نمبر (۳۱)

مزید فیہ کے ابواب | باب افعال اور استفعال کے مصدر کا قلم اگر دائر ہو جاتا ہے (ق ۳) جیسے اَوْقَدَ - اِلْقَادُ وَاِسْتَوْقَدَ - اِسْتِيقَادُ - قَاعِل کا نمبر (۳۵) کو مد نظر رکھ کر ابواب ذیل کی گردان کر دے۔

باب افعال :- اَوْقَدَ - اِلْقَادُ - اِسْتَوْقَدَ - اَوْقَدَ - لَا تَوْقَدُ  
باب استفعال :- اِسْتَوْقَدَ - اِسْتِيقَادُ - اِسْتَوْقَدَ - اِسْتِيقَادُ  
باب افتعال :- اِنْتَقَدَ - اِنْتِقادُ - اِنْتَقَدَ - اِنْتِقادُ  
مثال یابی میں کہا جائیگا۔ اَلِیْسَ یُوَسِّرُ اَلِیَّارَ اِسْتِیْقَاطُ یَسْتِیْقِطُ

اِسْتِیْقَاطُ  
تکمیل قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ قواعد اور بھی یاد رکھنے کے

لاکن ہیں :-  
(۶) جو دَاوُت کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو۔ اس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَجْوَدُ - اَدْوَدُ کہ اصل میں دَجْوَدُ - اَدْوَرُ تھا۔  
بعض صرفی داؤد کسور کو بھی جو ت کلمہ میں واقع ہو ہمزہ سے بدل لیتے ہیں جیسے اِشَارَحُ - اِسَادَةُ کہ اصل میں اِشَارَحُ - وِسَادَةُ تھا۔  
اور داؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ - اَنَاءُ کہ اصل میں اَحَدٌ - وُنَاءُ تھا۔

(۷) اگر دو داؤ اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلا داؤ وجوباً ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے اَفْصِلُ - اَدْفِیْلُ کہ اصل میں فَاْفِیْلُ وُدْفِیْلُ تھا۔ پہلا جمع وَاْفِیْلُ اور دوسرا تصغیر وَاْفِیْلُ کی ہے۔  
اگر دوسرا داؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَدْرِیْ کہ اصل میں دُرْدِیْ تھا اور اَدْرِیْ میں کہ اصل میں دُرْدِیْ تھا۔ اول کی موافقت کے لحاظ سے واؤ وجوباً ہمزہ ہوا۔

## سوالات

- الف - (۱) يَهْبُكَ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ واؤ کس طرح ہفت ہوا ؟  
 (۲) مَبْنُوتٌ کیا کلمہ ہے تی اس میں کہاں سے آئی ہے ؟  
 (۳) عَلَّو کیا کلمہ ہے اور اس کی ت کیسی ہے ؟  
 (۴) يُوْعِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے تو کیوں نہیں گرا ؟  
 (۵) تی ساکن ماقبل مضموم کا صتمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے ؟

(۶) جب اسم ظرف البواب صیغہ اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے ؟

- ب - (۱) اَوَّلِي اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی ؟  
 (۲) اِخْتَنَہ اور اِشْتَرٰہ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی ؟  
 ج - (۱) وَعَدَ سے باب افتعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا ؟  
 (۲) وَصَلَ سے باب افتعال کی نفی تَجِدُ تَلْمٌ اور وجب سے باب استفعال کی نفی غائب کیا آئیگی ؟

- د - فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ معقل الفارسیوں انکو بیان کرے  
 (۱) وَلَا تَرَوْا زُرَّاءَ وَتَرَوْا بُخْرٰی (کوئی دوسرے کا لوجہ نہیں اٹھاتا)  
 (۲) اِنَّكَ الصَّمَدُ كَحَدِيدٍ وَلَمْ تُولَدْ (صدا بے باز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہے)  
 اور زندہ کسی سے پیدا ہوا ہے) +

- (۳) فَهَلَبَ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرْبِي (میں مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا دارش ہو) (۴) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ رَٰزِمٌ تَوَٰشِعًا لِّعَالٰی (کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیا ہے) +

(۵) وَمَنْ يُّنَوِّكْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اس کا کافی

(۶) وَوَعَدَ اَمُوْسٰی ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا) +

(۷) مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْفَدَ نَارًا (ان کی کہارت آگ جلا لے داتے

کی کہارت ہے) +

سید محمد (۱۲۲۵-۱۲۲۶)

آپ کا جواب

۱۔ دینی اور دنیوی احکام میں فرق ہے۔

(۱) *نہ ہرگز سے نہ نال قبول* (۲) *والتعزیر زمانہ کرنا*

حبيب فانت يرفا راحه فانت يرفا

۱- این کتاب در کتابخانه ...  
 ۲- این کتاب در کتابخانه ...  
 ۳- این کتاب در کتابخانه ...

۱۰۸۳۷

از سید بن طاووس در مجمع البحار، ج ۱، ص ۱۰۰، ۱۰۱ و ۱۰۲

*[Handwritten signature]*

اگرچہ اس کے ساتھ ہی کہیں کہیں اس کی کمی بھی ہے۔

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

*[Handwritten signature]*

مجلس شورای ملی

*[Illegible handwritten notes]*

۹۱. ملول و مریده: "وہسا اور ادھی سر پہ لپیٹ لیا۔ کہہ مگر کہ تم سب سے ارادہ کیا ہے اب یہی اہمتر مسٹرک

2015.05.20

[illegible]

هنا ليكني اني اريد ان اكون معكم في كل وقت

بسم الله الرحمن الرحيم





## گزران ماضی مجہول

## تعلیل

قَالَ	بَعَثَ	خَفِيَ
قِيلَ	بِيعَ	خَبِيَ
فَبَلَ	بِيعَا	خَبِيَا
فَبِلُوا	بِيعُوا	خَبِيُوا
قِيلَتْ	بِعَتْ	خَبَتْ
فِيلَتْ	بِعَتَا	خَبَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خَبْنَ
قُلْتُ	بِعْتُ	خَبْتُ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خَبْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خَبْتُمْ
قُلْبَ	بِعْتُ	خَبْتُ
قُلْنِمَا	بِعْتُمَا	خَبْتُمَا
قُلْنِ	بِعْنِ	خَبْنِ
قُلْتُ	بِعْتُ	خَبْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا	خَبْنَا

## قاعدة ۱۰ :-

جو وہی کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں  
مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو  
اس کا کسرہ بعد از الہ حرکت ماقبل کو دیں گے  
اگر وہی تو ہی سے بدل جائے گی۔ اور وہی ہے تو قائم رہے گی \*

# سبق نمبر (۳۴)

## گردان مضارع معروف

واو	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
يَقُولُ	يَقِيْعُ	يَخَافُ	يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	اصل میں يَقُولُ
يَقُولَانِ	يَقِيْعَانِ	يَخَافَانِ	يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	بَسَبَبِ خَافٍ (دوسری) متحرک ماقبل
يَقُولُونَ	يَقِيْعُونَ	يَخَافُونَ	اس کا حرف صحیح ساکن حرکت (دوسری) کی	متحرک کو دی يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ ہوا (قاعدہ ۱۱)
تَقُولُ	تَقِيْعُ	تَخَافُ	اور تَخَوُّفِ میں یہ کہا جائیگا کہ اصل میں متحرک	باقبل اس کا مفتوح ہوا (دوسری) سے
تَقُولَانِ	تَقِيْعَانِ	تَخَافَانِ	بدلتے تَخَافُ بنا (قاعدہ ۱۱) تَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	اصل میں يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ متحرک
تَقُولُونَ	تَقِيْعُونَ	تَخَافُونَ	(دوسری) کی ماقبل کو دی بد (قاعدہ ۱۱)	واو دوسری اجتماع ساکن سے گزرتے تَقُولُ
يَقُولُ	يَقِيْعُ	يَخَافُ	يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	الف سے بدلا (قاعدہ ۱۱) الف بسبب
يَقُولَانِ	يَقِيْعَانِ	يَخَافَانِ	اجتماع ساکنین کے حذف ہوا	...
يَقُولُونَ	يَقِيْعُونَ	يَخَافُونَ	...	...

(اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے)

- (۱) دوسری فعل یا مصدر یا مفعول کے عین کلمے میں واقع ہوں (۲) ان کے قبل حرف لین
- زائد نہ ہو جیسے بُولِيْعُ سَيِّدٌ (۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اَجْوَدُ لَمَحِي بِهٖ اَجْرٌ جَمْعٌ (۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے اَيُّوْءُ - يَحْيَى - (۵) وہ کلمہ باب افتعال اور افعیال سے نہ ہو جیسے اَسْرَاؤُ
- و اِعْوَدُ - (۶) وہ کلمہ صیغہ نخب اور مفعول کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقُولُ و اَقُولُ بِهٖ مَقُولٌ مَقُولٌ





سبق نمبر (۱۳۷)

بحث امر حاضر معروض || بحث نہی حاضر معروض

قُلْ	يُحْ	خَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِيعْ	لَا تَخَفْ
قُولَا	يُبْعَا	خَافَا	لَا تَقُولَا	لَا تَبِيعَا	لَا تَخَافَا
قُولُوا	يُبِيعُوا	خَافُوا	لَا تَقُولُوا	لَا تَبِيعُوا	لَا تَخَافُوا
قُولِي	يُبِيعِي	خَافِي	لَا تَقُولِي	لَا تَبِيعِي	لَا تَخَافِي
قُولَا	يُبْعَا	خَافَا	لَا تَقُولَا	لَا تَبِيعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنِ	يُبْعِنِ	خَفْنِ	لَا تَقُلْنِ	لَا تَبِيعْنِ	لَا تَخَفْنِ

بحث امر غائب و متکلم معروض || بحث نہی غائب و متکلم معروض

لَيَقُلْ	لَيُبِيعْ	لَيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ
لَيَقُولَا	لَيُبِيعَا	لَيَخَافَا	لَا يَقُولَا	لَا يَبِيعَا	لَا يَخَافَا
لَيَقُولُوا	لَيُبِيعُوا	لَيَخَافُوا	لَا يَقُولُوا	لَا يَبِيعُوا	لَا يَخَافُوا
لَيَقُلْ	لَيُبِيعْ	لَيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ
لَيَقُولَا	لَيُبِيعَا	لَيَخَافَا	لَا يَقُولَا	لَا يَبِيعَا	لَا يَخَافَا
لَيَقُلْنِ	لَيُبِيعْنِ	لَيَخَفْنِ	لَا يَقُلْنِ	لَا يَبِيعْنِ	لَا يَخَفْنِ
لَا قُلْ	لَا بِيعْ	لَا خَفْ	لَا قُلْ	لَا بِيعْ	لَا خَفْ
لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ

۱۔ اصل میں اقْوُلْ۔ اِبِيعْ۔ اِخَوْفْ تھا۔ بموجب (قاعدہ ۱۱)۔ و۔ ہی کی حرکت ماقبل کو  
دکر و۔ ہی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا یہ سبب متحرک ہو جانے کا کلمہ کے ہمزہ وصل کی  
حاجت نہ رہی۔ ۲۔ اصل میں اَنُوْلَا۔ اِبِيعَا۔ اِخَوْفَا تھا بموجب (قاعدہ ۱۱)۔ و۔ ہی کی حرکت  
ماقبل کو دی اور ہمزہ کی ضرورت نہ رہی۔ حرف علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے  
تاکم رہا ۛ

سبق نمبر (۳۸ و ۳۹)

## اسم فاعل کی بحث

وَ اَوَى	يَاىِٕ	وَ اَوَى	تَحْلِيل	قَاعِدَة
فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ

قاعده (۳۸) جو دہ کی کسور کا ہے  
فاعل جو لفظ لائے دہ کے واقع ہوا اور اس کے  
فاعل قبیل جوئی ہو یا اس کا فعل متعین  
دہرہ ہونے سے بدل جاتی ہے \*

## اسم مفعول کی بحث

مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ	مَبِيعٌ مَبِيعَانِ مَبِيعُونَ مَبِيعَةٌ مَبِيعَتَانِ مَبِيعَاتٌ	مَخُوفٌ مَخُوفَانِ مَخُوفُونَ مَخُوفَةٌ مَخُوفَتَانِ مَخُوفَاتٌ	مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ	مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ
--	--	--	--	--

مفعول ہوا۔ ابا و اوسا کن ماقبل اس کا کسور کوئی سے بدلا مَبِيعٌ ہوا \*

## تنبیہ

اجوت یائی کے مفعول تصحیر زیادہ منتقل ہے۔ جیسے مَدَائِقُ رُفْدَانِ  
مَعْبُوثٌ (غیب دار) اور اجوت داوی میں تسبیل زیادہ اور تصحیر کم۔ جیسے  
مَصُونٌ رنگہ داشتہ شدہ \*

[illegible]



## سَوَاقَات

- الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے ؟  
 (۲) تصرفات لفظی میں سے کون سا قاعدہ اجوف میں بڑتا جاتا ہے ؟  
 (۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے ؟ مثال دیکر سمجھاؤ ؟  
 (۴) تَخَفُف میں کیا تحلیل ہوئی اور واو ساکن بعد فتح کے کس طرح اُلْت ہو گیا ؟  
 (۵) تَبَيَّن (تَشْبِيہ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی ؟  
 (۶) تَبَيَّن اور مَقُول کی تحلیل کرو اور بتاؤ کہ مَقُول بلا تحلیل بھی بولا جاسکتا ہے ؟ +  
 ب (۱) تَلَوْن کی کیا صیغہ ہو سکتا ہے ہر ایک کی اصل مع تحلیل بیان کرو ؟  
 (۲) تَلَوْن اور تَعْن میں کیا فرق ہے ؟ اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں ؟  
 ج (۱) قَام باب افعال میں لاکر فنی مجد بَلَم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے ؟ +  
 (۲) بَاع سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانہ اور بتاؤ کہ یہ کسے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے ؟  
 د - فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں انکو بیان کرو ؟  
 (۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ط (اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر نہ بھولے گا)  
 (۲) رَبَّنَا السَّمَاءُ اَللّٰہِ رَبَّنَا بِسْمِ رَبِّکُمْ (ہم نے نیچے آسمان کو ساروں کے رب دی)  
 (۳) شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ دِرْکَامِ مِنْ اَنْ سَے مشورہ لے) +  
 (۴) اِنْ جَاءَکُمْ قَاسِقٌ فَبَیِّنَاۗءٌ فَلَبَّیْتُمْۤ اِذَا کَرِهْتُمْۤ اَسَاسٌ کُوْنِیْۤ اَبَکَۗہ  
 خبر لائے تو تحقیق کرو) +  
 (۵) تَعَاوَنُوْا عَلٰی الْبِرِّ وَالتَّقٰوٰی (نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دو) +  
 (۶) اِیَّاہُ نَسْتَعِیْنُ (ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں) +  
 (۷) اَبِیَضَّتْ عَلَیْنَا مِنَ الْحُزْنِ (گریہ نزاری سے اس کی آنکھیں سفید



# گردان ماضی معرف

واوی یائی	تعلیل
دَعَا رَحَى	اصل میں دَعَا اور رَحَى تھے (د-ی) متحرک بعد فتح کے الف ہو گیا۔ (فتاء کد ۸)
دَعَوَا رَمَيَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ تا عدہ نمبر ۶ کی تعمیری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے
دَعَوَا سَرَمَوَا	اصل میں دَعَوَا - رَمَيُوا تھے (د-ی) متحرک بعد فتح کے الف ہوا اب الف اور واؤ دو ساکن اکٹھے ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا
دَعَيْتَ رَمَيْتَ	اصل میں دَعَوَيْتَ اور رَمَيْتَ تھے +
دَعَيْتَا رَمَيْتَا	اصل میں دَعَوَيْتَا اور رَمَيْتَا تھے (د-ی) الف ہوا چونکہ تائے مانیت ساکن کے حکم میں ہے۔ اس لئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
دَعَوْنِ رَمَيْنِ	بر وزن نَضْرَنْ وَضْرَنْ اپنی اصل یہ ہیں +
دَعَوْتِ رَمَيْتِ	<p>یہ سب صیغے اپنی اصل پر ہیں +</p>
دَعَوْتُمَا رَمَيْتُمَا	
دَعَوْتُمْ رَمَيْتُمْ	
دَعَوْتِ رَمَيْتِ	
دَعَوْتُمَا رَمَيْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ رَمَيْنَنَّ	
دَعَوْتِ رَمَيْتِ	
دَعَوْنَا رَمَيْنَا	

قابل ذکر :- جو الف اصل میں دے ہو اُس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اُس کو بصورت یی لکھتے ہیں جیسے دَعَا دَعَوَا اور رَمَى رَمَيْ (د-ی) :



سید سلیمان ۷۲ گران کا فی جہول

[illegible]



## بَحْتُ كَاقْصِ

فَاعِلًا	لَقَوْلِيلِ	فَاوِي
<p>ق ق مقبلہ ۱۹ :- جو و طے میں تیسری جا کہ جب سبب زیادتی کے پڑھتی جا کہ یہاں سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہو وہ و ت ہی ہو جاتا ہے *</p>	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا و تیسری جا کہ تھا۔ اب چونکہ حرکت ی کے ہو گیا اور حرکت ی قبل کے مخالف تھی ت ہی سے بدلا (ق ۱۹) اور ت ہی بعد فتح کے الف کے ہو گیا	یَرَضِي
	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا و کوئی سے بدلا (ق ۱۹)	یَرَضِيَانِ
	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا و کوئی سے بدلا (ق ۱۹) یَرَضُوْنَ ہوا۔ ت ہی متحرک بعد فتح کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	یَرَضُونَ
	اصل میں تَرَضُوْهُ تھا مثل یَرَضِي * فتح	تَرَضِي
	اصل میں تَرَضُوْا تھا مثل یَرَضِيَانِ *	تَرَضِيَانِ
	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا بے وزن یَرَضُوْنَ کے واو یکم قاعدہ (۱۹) ت ہی	یَرَضِيْنَ
	مثل یَرَضِي	تَرَضِي
	مثل یَرَضِيَانِ *	تَرَضِيَانِ
	اصل میں تَرَضُوْا تھا مثل یَرَضُوْنَ کے عمل کہا *	تَرَضُونَ
	اصل میں تَرَضُوْا تھا و ت ہی سے بدلا تَرَضِيْنَ ہوا	تَرَضِيْنَ
	ت ہی متحرک بعد فتح کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی۔	تَرَضِيْنَ
	مثل یَرَضِيَانِ -	تَرَضِيَانِ
	مثل یَرَضِيْنَ -	تَرَضِيْنَ
	<p>مثل یَرَضِي تَرَضِي کے</p>	

سَبَقَ (۴۴)

مِنْ مَضَارِعِ مَجْهُولِ بَحْتِ شَاقِصٍ

واوی	یا فی	واوی
تَدْعِي رَأْسِي بِكَيْدٍ مَوَسَّاتٍ	تُرْعِي رَأْسِي بِرُحَى مُتَمَاتٍ	تُرْضِي رَأْسِي بِرُضُونٍ مُتَمَاتٍ
يُدْعِيَانِ	يُرْعِيَانِ	يُرْضِيَانِ
تُدْعُونِ لَأَسْلَافِي بِرُحَى مَوَسَّاتٍ	تُرْعُونِ رَأْسِي بِرُضُونٍ مُتَمَاتٍ	تُرْضُونِ رَأْسِي بِرُضُونٍ مُتَمَاتٍ
تَدْعِي	تُرْعِي	تُرْضِي
تُدْعِيَانِ	تُرْعِيَانِ	تُرْضِيَانِ
يُدْعِيَانِ	يُرْعِيَانِ	يُرْضِيَانِ
تَدْعِي	تُرْعِي	تُرْضِي
تُدْعِيَانِ	تُرْعِيَانِ	تُرْضِيَانِ
تُدْعُونِ	تُرْعُونِ	تُرْضُونِ
تُدْعِيَانِ	تُرْعِيَانِ	تُرْضِيَانِ
تُدْعِيَانِ	تُرْعِيَانِ	تُرْضِيَانِ
تُدْعِيَانِ	تُرْعِيَانِ	تُرْضِيَانِ
أُدْعِي	أُرْعِي	أُرْضِي
أُدْعِي	أُرْعِي	أُرْضِي





سبق نمبر (۱۲۱)

بحث امر حاضر معروف      بحث ہی حاضر معروف

أَدْعُ	أَرْمِ	أَرْضِ	أَدْعُ	أَتَرِّمِ	أَتَرْضِ
أَدْعُوا	أَرْمُوا	أَرْضُوا	أَدْعُوا	أَتَرْمُوا	أَتَرُّوْا
أَدْعِي	أَرْمِي	أَرْضِي	أَدْعِي	أَتَرْمِي	أَتَرْضِي
أَدْعُوا	أَرْمُوا	أَرْضُوا	أَدْعُوا	أَتَرْمُوا	أَتَرُّوْا
أَدْعُونَ	أَرْمِينِ	أَرْضِينِ	أَدْعُونَ	أَتَرْمِينِ	أَتَرْضِينِ

بحث امر غائب متکلم معرو      بحث ہی غائب متکلم معرو

لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضِ	لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضِ
لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضُوا	لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضُوا
لِيَدْعِي	لِيَرْمِي	لِيَرْضِي	لِيَدْعِي	لِيَرْمِي	لِيَرْضِي
لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضُوا	لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضُوا
لِيَدْعُونَ	لِيَرْمِينِ	لِيَرْضِينِ	لِيَدْعُونَ	لِيَرْمِينِ	لِيَرْضِينِ
لَا دَعُ	لَا رَمِ	لَا رَضِ	لَا دَعُ	لَا رَمِ	لَا رَضِ
لَا دَعُوا	لَا رَمُوا	لَا رَضُوا	لَا دَعُوا	لَا رَمُوا	لَا رَضُوا

تاییدہ: (۱) مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں۔  
 فائدہ: (۲) انون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع بالام تاکید کرتا ہے ویسی امر و نہی پر بھی۔ جیسے اُدْعُون۔ اَرْمُون۔ اَرْضُون۔ لِيَدْعُون۔ لِيَرْمُون۔ لِيَرْضُون۔  
 لَا تَدْعُون۔ لَا تَرْمُون۔ لَا تَرْضُون۔

## اسم فاعل کی بحث

دَاعٍ	سَاعٍ	رَاجٍ	اصل میں دَاجٍ - کَاجٍ - رَاجٍ - رَاضٍ تھا دَاجٍ
دَاعِيَانِ	رَاجِيَانِ	رَاضِيَانِ	رَاضٍ میں دَاجٍ کسرہ کے طرف میں واقع
دَاعُوْنَ	رَاضُوْنَ	رَاضُوْنَ	ہو کر دَاجٍ - رَاضٍ ہوا دق ۲۱ ضمتی
دَاعِيَةٌ	رَاضِيَةٌ	رَاضِيَةٌ	پردہ شوار تھا۔ تینوں جگہ ساکن کیا اب ہی
دَاعِيَاتُ	رَاضِيَاتُ	رَاضِيَاتُ	اور تینوں دو ساکن اکٹھے ہوئے ہی اجتماع
دَاعِيَاكُ	رَاضِيَاكُ	رَاضِيَاكُ	ساکنین سے گر گئی دَاجٍ - رَاجٍ - رَاضٍ رہا

## اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمِيٌّ	مَرْمِيٌّ	مَدْعُوٌّ	مَرْمِيٌّ	مَرْمِيٌّ
مَدْعُوْنٌ	مَرْمِيُوْنَ	مَرْمِيُوْنَ	مَدْعُوْنٌ	مَرْمِيُوْنٌ	مَرْمِيُوْنٌ
مَدْعُوْنَا	مَرْمِيْنَا	مَرْمِيْنَا	مَدْعُوْنَا	مَرْمِيْنَا	مَرْمِيْنَا

اصل میں مَدْعُوٌّ - مَرْمِيٌّ - مَرْمِيٌّ تھا۔ مَدْعُوٌّ میں دو و جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْمِيٌّ میں ماضی و مضارع و اسم فاعل کی موافقت سے و کوئی کیا۔ اب مَرْمِيٌّ مَرْمِيٌّ میں و۔ ہی ایک جگہ ہوئے۔ اول ساکن تھا و کوئی سے بدلا اور ہی کوئی میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمتہ کو واسطے مناسبت ہی کے کسرہ سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمِيٌّ مَرْمِيٌّ ہوا

ق ۲۰ - جب دو و ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اُسے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں (ق ۲۱) جب و۔ ہی ایک کلمہ میں جمع ہوں اول ان میں سے ساکن ہو تو و کوئی سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضمر ہو تو ضمتہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں ۞





سیدنی فرید الدین گیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) (کتاب الفوائد)

[illegible]

## سَوَالَات

الف۔ (۱) ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس میں اور لعیف میں کیا تمیز ہے؟

(۲) ناقص اور لعیف میں کون کونسا قاعدہ تصرفات لفظی کا عمل میں آتا ہے؟

(۳) قوی اور دخی دونوں میں وہی متر کس میں اور عمل مختلف اس کی وجہ کیا ہے؟

(۴) مَرَجی اور مَرَجی کی اصل کیا ہے۔ اُن کی تسلیل کرو؟

(۵) یَرَضی اور یَقْوی میں وہ کس قاعدے سے کی ہوئی؟

(۶) نون تاکید کے آنے سے اس کے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ بیان کرو؟

ب۔ (۱) تَدْعُوں کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟

(۲) تَرْمِیْن اور تَقِیْن کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تغیر ہوئی ہے؟

ج۔ (۱) دُعِی اور دُعِی سے باب افتعال کی ماضی بہر حرف گروانہ؟

(۲) مَشِی سے باب تَفَعُّل اور عُلِی سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئے گا؟

مع تسلیل بیان کرو؟

د۔ فقرات ذیل میں ناقص اور لعیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو؟

(۱) وَعِبَادَ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا (خداوند زمین پر نرمی سے چلتے ہیں؟)

(۲) إِنَّ مِنْ أُمَّةٍ أَلْحَقْنَا فِيهَا نَارًا يَرَوْنَ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں درابو اللانہ آیا ہو)

(۳) وَقَبَارِئِشَ عَذَابَ النَّارِ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

(۴) رِجَالٌ لَا تُلَاقِيهِمْ فِي جَارَةِ وَلَا يُبِيعُونَ ذِكْرَ اللَّهِ (وہ لوگ کہ ان کو سوداگری اور بیچا خدا)

(۵) وَلِكُلٍّ وَجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّئُهَا (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ ادھر متہ کرتا ہے)

(۶) نَادَانَا نَوْمٌ فَلَبِثْهُمْ الْمُبْجِبُونَ (دو نوح نے ہم کو لپکا اور ہم بہت اچھو پکار پر پہنچے)

(۷) إِذْ أَدَّ الْأَنْبَاءُ بِذُرِّيَّتِهِ إِلَى آبِئْسَ هَسْمَى فَالْتَبَوْهُ رَجَبٌ ثُمَّ أَهْوَ بِرَبِّهِمْ وَقَدْ

تک معاملہ کر دینا اس کو لکھ لو؟

(۸) إِنْ أَتَيْتُمْ أَهْلَ الْبِلَادِ وَأَدْرَأَكُمْ فِيهَا طَاعَتَكُمْ بِرِسْطِ تَحْقِيقِ انہوں نے راہ پائی؟

(۹) إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ (اگر پھر جا میں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے؟)

(۱۰) لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا؟)

سبق نمبر ۱۹-۵۰

## مضاعف کا بیان \*

- (۱) مضاعف تین یا بول سے آتا ہے۔  
 نَصْرٌ يَنْصُرُ جیسے مَدٌّ يَمْدُ وَالْمَدُّ كَصِنْفَا  
 (۲) ضَرْبٌ يَضْرِبُ جیسے قَرْ يَقْرُ وَالْقَرْ كَنَجَا  
 (۳) سَمَحٌ يَسْمَحُ جیسے مَسٌّ يَمْسُ وَالْمَسُّ كَصِمُونَا  
 قلیل طویل کہ مکرر غم سے بھی آیا ہے جیسے نَسَبٌ يَنْسَبُ و  
 لَبٌ يَلْبُ

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اسکی

تین صورتیں ہیں :

- (۱) ادغام قیاسی۔ جیسے مَدٌّ کہ اصل میں مَدُّ فُضَّادال کو دال میں ادغام کیا  
 (۲) احذف سماعی۔ جیسے ظَلَمٌ کہ اصل میں ظَلَمٌ و ظَلَمٌ پہلے لام کو حذف کیا  
 (۳) ابدال سماعی۔ جیسے اُمْلِيتُ کہ اصل میں اُمْلِيتُ فُضَّاد (دوسری لام کو ی تبدیل

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حرف کو ادغام کیے گئے ہیں  
 اسکو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدٌّ  
 میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے مضاعف کی اگر دال  
 اور اس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں \*

## فائدہ

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں  
 دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک جیسے مَدٌّ میں اور اگر  
 دونوں متریب الحرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور  
 تلفظ میں ایک۔ جیسے صَحْفَةٌ اور پڑھیں گے صَحْفَةٌ \*





ندایق تمبلر (۵۱)

[illegible]

ق (۳) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام مستحب ہے جیسے نَدْرَن اور اگر سکون جبری یا وقفی ہو تو ادغام نفع حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتح یا کسود دینے میں اور اگر باقبل مضموں ہو تو اس کی موافقت کیلئے حنیفہ بھی جائز ہے :



سبق نمبر (۵۲)  
البواب فریدیہ کی مشق

[illegible]

فائدہ کا ۱۔ باب افعال اور استفعال میں قاعدہ مُکَدَّر (قاعدہ جاری ہوگا) اور باب انتقال سے  
معا مل نہ کہ قاعدہ مُکَدَّر (۱) انفعیل اور تفعیل وغیرہ ابواب متل صحیح تھے آپس تھے۔  
فائدہ کا ۲۔ باب افعال استفعال تفصیل فاعل کے باقی ابواب کے اسم فاعل اسم مفعول اسم ظرف  
صورت میں ایک ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عن کسر سے ہے اسم مفعول ظرف عین کے فتح سے۔

## سوالات

الف (۱) : شاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟  
 (۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں ان کے نام مع تعریف بیان کرو ؟  
 (۳) جمال ادغام ناجائز ہوتا ہے یہاں مدفع ثقلالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے ؟  
 (۴) لم یمض کی اصل کیا ہے اور دوسری وال کو کیا حرکت آ سکتی ہے ؟  
 (۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس تر فوول میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں ؟  
 (۶) یمض و ن میں ادغام مستطع ہے اور لم یمض و د میں جائز اس کی کیا وجہ ہے ؟  
 ب (۱) تا و کیا حصہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہو سکتی کیا وجہ ہے ؟  
 (۲) سبب اور فوول میں ادغام کرنے کی کیا خرابی پیدا ہوتی ہے ؟  
 ج (۱) مد سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افعال کی ماضی مجہول گردانو ؟

(۲) خب سے باب متفعال کا امر حاضر معروف گردانو ؟  
 د - فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ مضاعف ہوں انکو بیان کرو ؟  
 ۱۔ اِنْ تَعْلٰ وَ اِنْعَمَ اللّٰہُ لَا تَحْصُوْہَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو)  
 ۲۔ وَاَقْصِدْ فِیْ مَشِیْکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْنِکَ (رفقا میں میانہ روی اور آواز بر آہستگی کر)  
 (۳) اَلْفَلْتَنَةُ اَسْدٌ مِّنَ الْفَتْلِ : (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)  
 (۴) عَمَّا مِّنْ ذٰلِکَ فِی الْاَنْحٰصِ اَلَا عَلَی اللّٰہِ رِیَاقُہَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدا کے تعالیٰ کے ذمے ہے)

(۵) اِنَّکَ لَا تَمْلِیْ مَنْ اَخْبِیْتُ (جس کو تو چاہے یا بت نہیں کر سکتا)  
 (۶) قَدْ خَابَ مَنْ دَلَّہَا رَحْشٌ خَصَّ لَہٗ اِیَّیْہِیْ کُفٰہَا (جو چھپایا نامراد ہوا)  
 (۷) مَرَّ لَیْسًا قَوْلُ اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ (جو خدا و رسول کی مخالفت کرے گا)  
 (۸) لَا تَحْشَسُوْا وَاَلَا یَعْتَبُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا رَنۢہٗ حَاسُوْیْ کَرۢہِہٖ (دوسرے کی غیبت +

(۹) اَلَا نَحْضُحُّ الْحَقَّ (اب حق کھل گیا)

## سبق نمبر ۵۳

## مہموں کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی بسہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں :

ایک ہمزہ کی تخفیف ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں :

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا مسترک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کیساتھ موائف حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے یعنی بعد فتح کے الفت اسے اور بعد ضم کے واو اسے اور بعد کسرہ کے یٰ اسے جیسے راسٌ بؤسٌ ذئبٌ کر اصل میں راسٌ بؤسٌ ذئبٌ تھا :

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے واو سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے جوازاً بدل جاتا ہے جیسے جؤنٌ میرٌ کر اصل میں جؤنٌ میرٌ تھا :

(۳) اگر ہمزہ مسترک اور ماقبل اس کا ویائی ساکن زائد غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مفردٌ خطیبہٌ افسسٌ کر اصل میں مفردٌ خطیبہٌ افسسٌ تھا :

یہ قاعدہ اور قواعد بعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ کیساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ کسی پایا جائے تو وہاں قاعدہ اعلال و ادغام کو ترجیح دیجاتی ہے۔ لیکن افسس اور نائم میں اس قاعدے کیساتھ قاعدہ اعلال و ادغام بھی موجود ہے مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے اس واسطے ان ہی دونوں کو عمل میں لا کر افسس اور نائم پر چھا۔ اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا :

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن سوائے مدہ نائذہ اور وزن الفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کریں جیسے یَسْلُ مِشْیً - صَدُوْ - قَدْ اَفْلَحَ - کہ اصل میں یَسْلُ مِشْیً مِشْیً مِشْیً مِشْیً قَدْ اَفْلَحَ تھا +

دو ہمزوں کی تخفیف | دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں ان کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں +

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت ادل کے بدلنا واجب ہے جیسے اَمِنْ - اَوْمِنْ - اِبْمَانًا - اصل میں اَمِنْ - اَوْمِنْ - اِبْمَانًا تھا +

فَالْكَا - كُلُّ - حَذَّ - مَرَّ کہ اصل میں اَوْكُلُّ - اَوْحَذَّ - اَوْمَرَّ تھے اور قاعدہ بالا کے مطابق اَوْكُلُّ - اَوْحَذَّ - اَوْمَرَّ بنا چاہیے تھا۔ دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کئے جاتے ہیں۔ كُلُّ اور حَذَّ میں تو حذف واجب ہے مگر مَرَّ کی دو حالتیں ہیں بشرع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا۔ درج کلام میں باقی رہے گا۔ (دیکھو صفحہ ۸۶) +

(۶) اگر دو ہمزے متحرک ہوں اور ایک ان میں سے مکسورہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو بھی سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے جَاءَ کہ اصل میں جَاءَ عَ تھا۔ مگر اِیْمَنَ میں کہ اصل میں اِیْمَنَ تھا (یہ قاعدہ جواز ہی ہے) +

(۷) اگر دونوں متحرک ہوں اور کوئی مکسورہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو وَاو سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اَوَادِمٌ وَاوْیَلٌ کہ اصل میں اَوَادِمٌ وَاوْیَلٌ تھا۔ فَسْتَنْشِ ہمزہ اُکرم کہ اصل میں اَعْرَمٌ تھا۔ خلاف قیاس حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکرم کی موافقت کیلئے گوان میں اجتماع ہمزہ تین نہیں ہے +





تثنیہ۔ ان افعال اور اسماء میں قواعد مہموز لبطریق ذیل جاری ہوں گے :-  
 (۱) مہموز الفاء کے مضارع معروف اولہ اسم ظرف میں راس کا قاعدہ۔ مضارع  
 مجہول میں یوس کا قاعدہ اسم الیس ذیب کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا مگر  
 مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعال التفضیل میں آمن کا قاعدہ  
 و جہنی طور پر ہوگا :-

امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اومن و ایمنا کے تحت  
 ہے۔ جیسے اذب یا ذیب سے ایدب۔ اذب یا ذیب سے اودب مگر امر  
 یا ممر سے خلافت قیاس نہ آیا ہے۔ گردان یوں ہوگی :-  
 امر حاضر :- ممر۔ ممر۔ ممر۔ ممر۔ ممر۔ ممر۔ ممر۔ ممر۔  
 بالوزن ثقیلہ :- ممران۔ ممران۔ ممران۔ ممران۔ ممران۔ ممران۔ ممران۔ ممران۔  
 بالوزن خفیفہ :- ممرن۔ ممرن۔ ممرن۔ ممرن۔ ممرن۔ ممرن۔ ممرن۔ ممرن۔

فائدہ :- ممر شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے جیسے ممر و اصبا نکم  
 بالصلوۃ اذا بکفوا سبعا اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ جیسے فاعمر  
 اھلک بالصلوۃ :-

(۲) مہموز العین کے مضارع اولہ اسم مفعول اور امر میں یوال کا قاعدہ  
 جوازی طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم  
 ضرورت نہ لگتا ہو جائیگا جیسے سأل لیفل سے سل آئے گا۔  
 اور گردان یوں ہوگی :-

سأل۔ سأل۔ سأل۔ سأل۔ سأل۔ سأل۔ سأل۔ سأل۔

بالوزن ثقیلہ :- سألن۔ سألن۔ سألن۔ سألن۔ سألن۔ سألن۔ سألن۔ سألن۔

فائدہ :- سل شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ آتا  
 ہے جیسے سل بنی اسرائیل۔ فسألوا اھل الدین :-  
 (۳) مہموز اللام میں جہاں شرط یا فی جائیں پہلا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور  
 اسم مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونوں جوازی ہوں گے :-

## سبق نمبر (۵۵)

مزید کے ابواب | سبق نمبر ۳۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اباد بچھو۔ اگر آمین کو باب افعال میں آکر کو باب افعال میں اور آذن کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہوگی باب افعال۔ اَمِنَ يَوْمِنَ اِيْمَانًا مَوْصِيًا اَمَرْتُهُ اَمِنَ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُقِيْمُ يَاب اَفْتَعَال۔ اَيْتَمَرَا يَأْتِمَرُ اَيْتِمَانًا + مَوْصِيًا اَمَرْتُهُ اَيْتَمَرُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَأْتِمَرُ

باب استفعال۔ اِسْتَأْذَنَ يَسْتَأْذِنُ رَسْتِئَذًا اَنَا۔

مُسْتَأْذِنٌ اَلَا مَرْتَهُ اِسْتَأْذَنَ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَأْذِنُ + یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین ابواب متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جبکہ مہموز الفار ہوں۔ تَفْعَلُ نَفَاعِلُ تَفْعِيلُ مَفَاعِلُ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا + جیسے

تَأْتَرُ يَتَأْتَرُ شَأْتَرًا (باب تفعّل مادہ اثر سے)  
تَفَاعَلُ يَتَفَاعَلُ تَفَاوُلًا (باب تفاعل مادہ قال سے)  
بَرَأَ يَبْرِئُ بَرَاءَةً (باب تفعیل مادہ برأ سے)  
أَخَذَ يَأْخُذُ مَوْأَخِذَةً (باب مفاعله مادہ اخذ سے)

ہر باب مذکورہ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کر کے کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع۔ اسم فاعل اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی +

## سَوَالَات

(۱) الف (ا) یا مُرُ اور بُور میں مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟  
 (۲) مہموزِ داسم (ا) اور اُمرِ داسم (تفصیل) میں مہموز کی تبدیلی جوازی اور باوجودی  
 (۳) مہموزِ العین کے امر حاضر میں مہموز کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟  
 (۴) مُر کیا صیغہ ہے اس کے مہموز کا حذف جوازی کس حالت میں ہو گا اور باوجودی  
 کس حالت میں ؟

(۵) مزید فیہ کے کون کون البواب ہیں جن میں مہموز کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا ؟  
 (۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں مہموز کی تخفیف و جوبی ہے  
 اور کس کس میں جوازی ؟

ب (۱) مُکْرَم کی اصل کیا ہے اور مہموز کس قاعدے سے حذف ہوا ؟  
 (۲) بُورس کی اصل کیا ہے اور اس میں ر اُس کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟  
 ج (۱) اُوب سے باب تفعّل کا مضارع جمع مَوْنَتْ غائب اور امر واحد مَوْنَتْ  
 حاضر بیان کرو ؟ (۲) فَرَّآ سے باب تفعّل کی نفی جحد بکم واحد  
 مَوْنَتْ حاضر اور نہی واحد غائب بالون ثقیلہ کیا آئے گی ؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں ان  
 کو بیان کرو ؟ (۱) کَلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُنْفِرُوا (کھاؤ پیاؤ اور نہ بڑھو)  
 (۲) فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)  
 (۳) هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو جہاں سے پیدا کیا)  
 (۴) يَسْأَلُكُمْ فِي الْعِلْمِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)  
 (۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ لَمْ تَسْمَعْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر موقوف نہ کر)  
 (۶) لَا تَسْأَلُنَا عِلْمَ الْيَوْمِ الْآخِرِ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا

مجھے علم نہیں)

(۷) لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا۔ (دیگالے  
 گھروں میں بے اجازت مت جاؤ)۔

## سابقہ نسخہ (۵۶)

## الوہاب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے مل کر بنے جیسا کہ تیرہ ہیں۔

(۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) امثال وادی (۵) امثال یائی (۶) اجوف وادی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص وادی (۹) ناقص یائی (۱۰) لقیف مفروق (۱۱) لقیف منقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف ثلاثی عطفی رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کی مانند ملایا جائے تو بہت سی تہیں بنتی ہیں۔ مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہوں گے۔

۱۔ مہموز الفاء و اجوف وادی۔ باب نصر یتصرف سے الّا و ب رجوع کرنا اَب یُؤبُ بردن قال یقول ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہوں گے اور و میں قواعد مقتل وادی مگر جس جگہ مہموز اور مقتل کے قاعدے میں تضاد ہوگا مقتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی۔ یُؤدُبُ مگر اصل میں یُؤدُبُ تھا۔ قاعدہ رُأْسُ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدہ مقتل وادی مقتضی ہے کہ حرکت واؤ کو اس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔

۲۔ مہموز الفاء و اجوف یائی۔ باب ضرب یتصرف سے الّا یذُ (قوی ہونا) اَد یبیدُ بردن باع یتبعُ اس باب میں ضربی قاعدہ بالا جاری رہیگا۔ اور یبیدُ بقاعدہ نقل حرکت یتبعُ کے وزن پر رہیگا۔ (۳) مہموز الفاء و ناقص وادی۔ باب نصر یتصرف سے الّا و (کو تا ہی کرنا) اَنَا یُؤدُبُ بردن دُعَا یُدْعُو ہمزہ میں قاعدہ مہموز اور و میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا۔

(۴) مہموز الفاء و ناقص یائی۔ باب ضرب یتصرف سے الّا یبَانُ دَنَا اَنی یأتی بردن رمی یرمی باب فتح یتفتح سے الّا بار (دنکار کرنا) اَبی یأبُ

(۵) مہموز القاولین صقر بن باب ضرب یضرب سے الایوی  
 (پناہ لینا) ایوی یاوی بروزن طوی یطوی +  
 (۶) مہموز العین ومثال وادی باب ضرب یضرب سے الوادی  
 درندہ درگور کرنا) وادی دیمد بروزن وعد یعد +  
 (۷) مہموز العین وناقض یائی باب فتح یفتح سے الرودیہ  
 (دیکھنا اور جانتا) الرودیہ یری۔ مہموز کا قاعدہ نمبر ۱۱) اس باب کے افعال  
 میں وجوہ جاری ہوگا۔ اور اسمائے مشتقہ میں اسم مقول مری و اسم  
 ظرف مری اور اسم آلہ مرآۃ کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ  
 کا حذف جوازی ہے +

(۸) مہموز العین ولقیف مفرق باب ضرب یضرب سے  
 التوامی روعہ کرنا) وادی یی بروزن قتی یقی +  
 (۹) مہموز اللام و اجوف یائی باب ضرب یضرب سے  
 الجی دانی جار مجی بروزن باع یبع باب فتح یفتح سے المبتئیہ۔  
 (چاہنا) شاء یشاء +

(۱۰) مہموز القاولین مضاعف باب نصر ینصر سے الامامہ  
 (امام ہونا) اتم یوم بروزن یمد۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔ اور  
 ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور  
 تخفیف ہمزہ کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔ قاعدہ مضاعف  
 کو ترجیح دیں گے۔ پس اتم میں یمد کا حکم جاری ہوگا اور امن کا قاعدہ  
 جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دو ہمزہ متحرک دوسرے ہمزہ  
 کو دہرایا جائے گا +

(۱۱) مثال وادی ومضاعف باب یبع یبع سے الود۔  
 (دوست رکھنا) وودی و بروزن مس یس +



## سبق نمبر (۵۷)

## خاصیات ---- البواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات البواب معانی البواب کو کہتے ہیں  
یہ معنی کبھی بہ سبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے  
اوصاف خلقی باب گرم نیکو دم اور عوارض نفسانی باب سمیع شہید کا خاصہ  
ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لیجانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک  
دوسرے معنی اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے ختم و سج رنگلنا (لازمی)  
جب اس کو باب افعال میں لائے تو آخرہ آج رنگلنا ہوا جس میں زائد  
معنی تحدیت کے پیدا ہو گئے \*

اسی طرح بعض اوقات اسم جاد کو ماخذ قرار دیکر اس سے فعل  
بناتے ہیں جس سے علاوہ معنی ماخذ کے اور معنی بھی پیدا ہوتے ہیں۔  
جیسے ذنب (سونا) اسم جاد ہے اور ذنب (سولے) کا گلٹ کیا  
فعل مشتق ہے اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنی پیدا ہو  
اور یہ اشتقاق زیادہ تر البواب مزید فیہ میں ہوتا ہے \*

تلاذی اور رباعی کے جو البواب پہلے بیان ہو چکے ہیں ان میں سے  
ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں مگر تلاذی خبر کے پہلے تین  
باب دحضرت (نصرت) سمیع (کثیر الخواص) ہیں ان تینوں کو کثرت  
استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث  
اصول اور اتم الالبواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع  
مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں \*

تِلَاوَتِ مجرّم کے ابوابِ کِخاصیتیں

بیان خاصیت

اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک شغل شخص غالب کے اظہار غلبہ کی واسطے باب مغالبہ کے بعد پائیں جسے **مُجَاہِدِ زَبَدِ قَاصِدِ حَصَصِ** (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں) مگر میں جھگڑنے میں اُس پر غالب ہوں ❖

اس باب کا خاصہ بھی مغالہ ہے۔ مگر جب کہ مثال و اجوف بانی و ناقص بانی ہو جیسے عیسیٰ یعنی زید کا بیٹہ، زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید و فروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں)۔

تنبیہ :- اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل  
لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف یا ناقص  
واوی ہو تو ہر کیفیت باب نصر سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں  
اس سے مستعمل نہ ہو جیسے یضاً یضیٰ زیداً فاضراً (زید میں اور مجھ میں مار  
کٹائی ہوتی ہے مگر میں اس پر مار کٹائی میں غالب آتا ہوں) اگر فعل مذکور  
مثال واوی یا یائی یا اجوف یا ناقص یا بی ہوں تو اظہار غلبہ عموماً ضرب سے  
ہوگا جیسے یضاً یضیٰ زیداً فاضراً (زید کا مجھ سے زبرد کی میں مقابلہ ہوتا ہے  
مگر میں زبرد کی میں اس پر غالب آتا ہوں) ✽  
ان دونوں مثالوں میں اضرب کو اضرب یضم الراء اور انہو کو  
انہی بکسر الہاء پڑھیں گے۔ اگرچہ درعمل پہلا مکسور الراء اور دوسرا  
مضموم الہاء ہے ✽

## سبق نمبر ۱۵

## بیان خاصیت

نمبر

یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور کچھ جزئی بیماری۔ رنگ بیہوش اور علیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے خُرون (غنا کا ہونا) فرح (خوش ہونا) سُخ (سجایا ہوا) کُدر (گدا ہوا) غور (گنا ہوا) بلج (کشان ابر ہوا)

اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے معنی یا لام کلمے کی طرف تعلق ہو۔ جیسے ذہب (وہ گیا) وضع (اُس نے رکھا) نَزَلَ (اُن نے اُتار دیا) یا بیانی چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آتے ہیں۔

تنبیہ:- میں یا لام کلمے کا حرف تعلق ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے۔ جیسے وَعَدَ (وعدہ) بَلَغَ (بلغ) اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دو ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا۔

یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے خُش (خوش ہوا) شُج (دلیر ہوا) اور جواد صا بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں جیسے فَخْر (سمجھدار ہوا) اُدْب (صاحب ہوا)

نکتہ لطیفہ:- اوصاف خلقی و عوارض انسانی باب یمع سے بھی آتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتی ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں جیسے حُج (اور ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں جیسے فَرَح (خوش ہوا)۔

اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِم) اور چند الفاظ مثالِ داوی کے آتے ہیں جو تعداد میں پھوٹے ہیں جیسے دَرِم (سورج گیا) دَرِث (دور تھا ہوا) وغیرہ۔

حرف خلقی جیسے ہیں۔ ہَمْزہ۔ ہَاؤ۔ حَاؤ۔ عَيْن و غَيْن +



# سبق نمبر (۱۰ و ۱۱)

## الجواب ثلاثی مزید

نَامُ	بَالِيَّةٌ	فَوْسَلٌ	تَفْعِيلٌ
لازم کو مستحق اور مستحق میں اگر مستحقوں کی زیادتی ہو ...	آخر جمعہ (زید نکلا) میں نے اس کو نکالا (زید نکلا) آخر دینہ لکھا (زید نے ہر کھڑی)	آخر جمعہ (زید نکلا) میں نے اس کو نکالا (زید نکلا) آخر دینہ لکھا (زید نے ہر کھڑی)	آخر جمعہ (زید نکلا) میں نے اس کو نکالا (زید نکلا) آخر دینہ لکھا (زید نے ہر کھڑی)
کسی چیز کو صاحب ماضی سبنا	میں نے جوئی ترک واریائی (زید صبح کے وقت آیا)	میں نے جوئی ترک واریائی (زید صبح کے وقت آیا)	میں نے جوئی ترک واریائی (زید صبح کے وقت آیا)
کسی چیز سے ماضی کو دور کرنا	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)
ماضی میں آیا یا تھا	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)
میں بھیجا	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)
کسی کی نسبت یا مقدار کی زائدی بیان کرنا	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)
کسی چیز کو ماضی سے ماضی ماضی یا	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)	زید صبح کے وقت آیا (زید صبح کے وقت آیا)

ہونا ایسا فیہ کے خواص

[illegible]

# سابق نمبر (۱۰)

نام	بنیاد	تصانیف	تلفظ
تکلمت	ماخذ میں لفظ تکلمت	تکلمت	تکلمت
تجذیب	ماخذ سے پیر کرنا	تجذیب	تجذیب
تعمیل	ماخذ کو کام میں لانا	تعمیل	تعمیل
انتخاب	کچھ چیز کو ماخذ بنانا	انتخاب	انتخاب
تلاویح	کچھ چیز کو ماخذ بنانا	تلاویح	تلاویح
تحوّل	کچھ چیز کو ماخذ بنانا	تحوّل	تحوّل
صیغہ	کچھ چیز کو ماخذ بنانا	صیغہ	صیغہ
فصل	کچھ چیز کو ماخذ بنانا	فصل	فصل
ابتداء	کچھ چیز کو ماخذ بنانا	ابتداء	ابتداء

اس میں ماخذ فعل مطلوب و مرغوب ہوتا ہے

سیدو نمبر (۶۲)

[illegible]

خالد کا - باب مفاعله اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کیواسطے آتے ہیں۔ لفظاً  
ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعله میں ایک اسم بصورت فاعل اور  
دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل لیکن معنی میں  
کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو محض فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں۔  
مثلاً تکلف اور تجہیل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماضی فعل مرغوب فیہ ہوتا ہے بخلاف تجہیل کے  
کہ اس میں مرنہ دوسرے شخص کو دھوکا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماضی فعل طبعاً مکروہ +

## سبق نمبر (۶۳)

نام	باب	افتعال	استفعال
انتخا	معنی اوپر گزرنے	اجتہد الفاعل وہ ہے جس نے بل بیا (ماخذ حجر)	استوطن المہاجر وہ ہے جس نے ہجرت کی
انتخا	معنی تحصیل یافتہ میں	الکسب العاقل وہ ہے جس نے عقل سے کسب کیا	...
انتخا	معنی حاصل کا فعل اپنے	الکسب اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اپنے کسب کیا	...
مطلوع	معنی اوپر گزرنے	حکم المذبح فاحتمل اگر ادا کر دے تو پشیمان	...
طلب	ماخذ طلب کرنا	...	...
لیاقت	معنی پیر کا ماخذ لانا پیر	...	...
وجہ	معنی اوپر گزرنے	...	...
حساب	معنی تیز کرنا	...	...
مستول	معنی بلند ہونا	...	...
فصل	معنی اوپر گزرنے	...	...

کسب اور انتخاب میں برفرق ہے کہ کسب طلب تحصیل سے کا نام ہے اور انتخاب کے معنی میں کسی شے سے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوتاہی کرنا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لہذا کسب و عذیبہ کسب و عذیبہ ہر جی کو اس کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اس نے ادنیٰ سے ادنیٰ محنت سے کی ہو۔ اور وہاں اسی صورت میں آتا ہے کہ ماحرمانی کے لئے کوشش کی ہو مثلاً چونکہ اس باب کے معنی میں طلب ہوتی ہے اس لئے فعل لازم اس باب میں آئے ہیں مثلاً ہو جانا ہے۔ مثلاً و جہان میں معنی بھٹن کے ہوتے ہیں اور جہان میں معنی تنگ کے +

# سبق نمبر (۶۱)

نام باب	لزم و نتائج	مطاوعت	ابتدا	مبالغہ و لوک	تاریخ
---------	-------------	--------	-------	--------------	-------

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اس باب آئے اس کے واسطے ضرور کہ فعل جواہر کا اثر یعنی ماضی یا دل وغیرہ اعتقاد ماضی کا کام ہوا اس کے قائلہ میں یہ سات حرفت نہیں آتے۔ لی۔ تم۔ ت۔ ن اور تین ر علت۔ اگر یہ حرفتوں اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں۔

انفعال	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)
--------	--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

ان دو بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لوک عجیب غالب آتا ہے۔

افعال	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔

اذیعال	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)
--------	--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اس کے متن سے مناسبت رکھتا ہو

افعال	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)	کسر۔ (نوشنا)
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

۱۰۰ اقتضاب اور امتد اس پر فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ تلافی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور امتد کا مادہ مستقل ہوتا ہے۔ مجرد سے مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید نہیں ہوتے جیسے استحقاق مزید نہیں ہوتا۔ میں ڈرا۔ اور مجرد و شفق کے معنی نہیں مہربان ہوا۔

سبق نمبر (۶۵)  
الوَابِ بَاعِیْ حَجْرٍ وَّ اَوْ مَزِیْدِیْہِ کے خواص

نام باب	فعل	الباس	ماخذ	تصمل	اتخاذ	تحول	حفاظ	مبالغہ	اقتضا
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ
فعل اللہ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ	حَسَدَ

تنبیہ :- ابو ایسا ملحقات معانی اور خاصیات میں مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے ۔

## سبق نمبر (۶۶)

اسم جامد کے اوزان اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی۔  
 ابادیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آتے ہیں۔  
 (۱) ثلاثی جسر۔ ق کلمہ کو فتح۔ کسرہ جثیمہ تینوں حرکاتیں آسکتی ہیں اور  
 عین کلمے کو ان کے سوا سکون بھی آئیگا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے  
 بارہ صورتیں پیدا ہوں گی مگر اہل عرب اسم میں جثیمہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد جثیمہ  
 کے ثقیل سمجھتے ہیں۔ اباس سے فَعْل اور فَعِل دو لڑوں سا قضا ہو کر دس  
 وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہے :-

فَلَسٌ دِسہ، فَرَسٌ رَسوڑا، كَيْفٌ رَنْدھا، عَصَدٌ رِبانو، جَبَرٌ رَدانہ  
 عِلْبٌ رَاگور، اِبِلٌ رادڑا، اَقْطَلٌ رتالا، حَصَرٌ رگور، عُنُقٌ رگھنہ \*  
 حَاثِرَاک :- بعض کلمات میں کئی حرکات جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعْل کا دوسرا حرف  
 حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھیں گے جیسے فَعِلٌ سے فَعْلٌ۔ فَعِلٌ۔ فَعِلٌ اگر  
 حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے کَيْفٌ سے كَيْفٌ۔ كَيْفٌ اور فَعِلٌ فَعْلٌ  
 فَعْلٌ میں دوسرے حرف کا سکون اسی جائز ہے۔ جیسے اِبِلٌ سے اِبِلٌ۔ عَصَدٌ  
 سے عَصَدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنُقٌ \*  
 (۲) اسم رباعی جسر۔ اس کے پانچ وزن ہیں :-

جَحْفَرٌ رَنامرد، زَبِجٌ رآرائش، رَشْكَارٌ رجاوڑوں کا بجر، دَرِيمٌ رگلہڑ  
 قَبْطَرٌ رصندوق، رَسْمٌ راسما، اِسْمٌ راسمی جسر :- اس کے چار وزن ہیں :-  
 سَفَرٌ رجا، اَفْعِلٌ رموڑا، اَوْتُ رجمڑش، رِبْرُ رجاوڑوں، قِرْ طَبْ رتھوڑی

(۳) اسم خماسی مزید فیہ۔ ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان  
 بے شمار ہیں مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں \*  
 عَضْرٌ روط ربا منی، حَزْرٌ ربا منی، قِرْ طَبْ رتھوڑی، رِبْرُ رجاوڑوں  
 قَبْطَرٌ رصندوق، رَسْمٌ راسما، اِسْمٌ راسمی جسر :- اس کے چار وزن ہیں :-



## سبق نمبر (۶۷)

## مصدر کا بیان

اوزان سماعی انسانی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔ یہ تمام اوزان دراصل سہ حرکتی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں :-

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے۔ انی مصدر کہ صرف اخیر میں زناوت کی جاتی ہے  
(۲) وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہے۔ ان مصادر کے ادلی اور وسط اوزان آخر میں تینوں جگہ زیادت کی جاتی ہے۔

فَعَّلَ اصل وزان جیسے قَتَلَ دَلَ دَلَّا نَفَسَ دَحَمَ بَا رَا شَقَلَ دَا مِی رَسَا مَارَ  
فَعْلَلَهُ دِزِیَادَتِ تَا جیسے قَتَلَهُ دَحَمَ بَا لَی کَرَا لَشَقَّ دَحَمَ شَدَ حَیْرَ کُو دَحُو دَلَا کَذَبَهُ  
فَعْلَلَهُ دِزِیَادَتِ اَلْفِ فَضُولَ جیسے دَحَمَی دِلَلَا ذَكَّرَی دِیَا کَرَا بُشِّرَی دُخْشِرَی دِیَا +  
فَعْلَلَانِ دِزِیَادَتِ اَلْفِ دِلَوْنِ کَبَا نَ دَمَرَا جَرَا نَ دِیَا صِیْبَا هَوَا نَ حَفَرَا نَ رَحَشْنَا +  
فَعْلَلِ دِلَا زِیَادَتِ حَرْفَا جیسے طَلَبَ دَحُو دَحَا خَبَرَ دَحَا لَهْوُ ثَلَا +

فَعْلَلَهُ دِزِیَادَتِ تَا جیسے غَلَبَ دَغَالِبَا هَوَا سَرَقَ دِرْجَرَا  
فَعْلَلَانِ دِزِیَادَتِ اَلْفِ دِلَوْنِ جیسے شَرَّ دَا نَ دُکُودَا

فَعْلَلِ دِلَا زِیَادَتِ جیسے صَغَرَ دَحِیْرَا هَوَا هَلَّی دِرَا دِکْهَامَا

فَعْلَالِ دِزِیَادَتِ اَلْفِ دِرُوسَطَا جیسے ذَبَا بَا دَلَا حَرَفَا دُکْتَبَا کَا نَی خَوَا سَ کَرَا سُؤْلَا دَا لَنَا  
فَعْلَالَهُ دِزِیَادَتِ اَلْفِ دِرُوسَطَا جیسے زَاوَدَ دِیَا دَبَیْزَی کَرَا دِرَا یَزَ دَحَا نَا بُدَلَّی دَ رَا قَرَا نَی کَرَا

فَعْلَلِ دُخْشِرَی دِزِیَادَتِ اَلْفِ جیسے وَیَسَّی دَحَا دُخْشَلِ دَا جَا نَا

فَعْلَلَهُ دُخْشِرَی دِزِیَادَتِ تَا جیسے قَطَبَهُ دِرَشَمَ کَرَا مَحْشُورَ دِ رَسَخْتِ هَوَا

مَفْعَلِ دِزِیَادَتِ مِیَمِ دِلَاوَلِ جیسے مَرَّعَلِ دِرَا غَلِ هَوَا مَرَّجَجَ دِلُوثِ آتَا

مَفْعَلَهُ دِزِیَادَتِ تَا جیسے مَسَّعَا دُکُوسَشَ کَرَا عَجَلِ دَا دِسَرَا مِیَا +

قَالَهُ :- فَعْلُولُ مَرْفُوعُ قَا کے ذرا پر پانچ مصدر دں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا

اور وہ پانچ یہ ہیں :-

وَضَعْتُ عِزِّيَ دُونَكَ (طاہر کرنا) طَهَّرْتُكَ (پاک ہونا) وَلَوْعْتُ (خبر لیں ہونا) وَقَوَّضْتُ (دراپن دینا) قَبُولُ (قبول کرنا) \*

چیز مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں :-

اسم فاعل کی مثال :- جیسے کاذِبٌ (یعنی کذاب) بَاقِيَةٌ (یعنی بقا) خُذْنِي (تعالیٰ مرا لے) فَهَلْ تُرِي لِهَؤُلَاءِ اَبَاقِيَّةً (کیا تو ان میں سے کسی کیلئے بقا دیکھنا ہے) اسم مفعول کی مثال :- جیسے مَلِيحُوْرٌ (یعنی بُسیر) مَفْقُوْرٌ (یعنی مست) خُذْنِي (تعالیٰ مرا لے) بِاَيِّكُمْ الْمَفْقُوْرُ (تم میں سے کسی کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے) مگر اسم فاعل کا وزن بہت کم مستعمل ہے کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرور آتا ہے اور اس سے مصدر کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے مَصَادَقَةٌ (مصدر مزید فیہ اور صَدَقَةٌ) اسم فاعل البیہی اَعْطَاكَ وَعَطَاكَ (امثال دہنہ) اِنْيَاضٌ دِيْنَاضٌ (بعض لوگ ان اسماء کو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں) \*

## سبق نمبر (۶۸)

اوزان قیاسی (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فَعُوْلٌ (مضارع) کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ وَخُذْ لَآ۔ اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعْلٌ (مضارع) کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ فَرَحًا اور مصدر متعدی دونوں سے فَعْلٌ (مضارع) کے وزن پر آتا ہے جیسے صَرَبَ صَرْبًا۔ خبریں جَبَّهْتُ۔ اگر ماضی کا عین کلمہ مضمر ہو تو اکثر فَعْلًا (مضارع) فَعَلَ فَعْلًا۔ فَعَلَ فَعْلًا۔ فَعَلَ فَعْلًا کے وزن پر آتا ہے۔ کَرَاهَةً عَظُمًا۔ کَرَاهَةً عَظُمًا۔

(۲) ثلاثی مجرور کے ہر فعل سے مصدر مسمی مَفْعُلٌ (مضارع) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضمر یا مکسور جیسے مَفْعَحٌ (دکھونا) مَفْعَلٌ (مار دانا) مَفْرَبٌ (مانا) اور مَرْجَحٌ (بکسر عین) شاذ ہے کبھی اس کے آخر میں ت بھی لاجتی ہوتی ہے۔ مَسَلَةٌ (پوچھنا)

(۳) جب ثلاثی مجرور سے کوئی مصدر واسطے معنی وحدت کے بنا کیا جائے

تو فَعْلَہ کے وزن پر اور جب واسطے معنی نزع کے پڑا کہ جائے تو فَعْلَہ کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائید نہ ہو جیسے جلس سے جلسۃ ذابک دفعہ بیٹھنا) مرثیہ کے واسطے اور جلسۃ در بیٹھنے کا طریق) نزع کے واسطے اگر مصدر کے آخر میں تاء ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائے گا جیسے ہدایۃ و اجدۃ۔ ہدایۃ حسنۃ

فَعْلَہ :- فَعْلَہ کے واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اکلۃ دلالہ اور فَعْلَہ امر چیر کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ماضی ہو جیسے فَعْلَہ ترائشہ ماضی (م) جو افعال ترقیہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں ان کے مصادر اوزان ذیل پڑتے ہیں :-

فَعْلَہ شرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خیاطۃ رستیا تجارت۔  
(سوداگری) بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آتے ہیں جیسے دکانہ دکانی و کانیہ دکانہ گشت کرنا) فَعْلَان حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَکَان (دوڑنا) خَفَقَان (دل کا دھڑکنا) فَعَال اور فَعْبِل اصوات کے واسطے تَبَارَح دکنے کا بھونکنا) صَرَاح دچیننا) یَدِیر دگھوڑنا) زَبِیر دیشیر کا آواز کرنا) اور نیز فَعَال و دروں اور امراض کے واسطے جیسے صَدَاح (درد سر ہونا) سَعَال دکھاننا) فَعْلَہ رنگوں کی واسطے جیسے قمریہ دسرخ ہونا) کمریہ (گدلا ہونا) +

(۵) جبکہ مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تفعّال اور فعیلی کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجَرَّع (زیادہ دوڑنا) مبالغہ تَجَرَّع (زیادہ رد کرنا) مبالغہ رَدَّ (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثَّ (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ دَلَّ (زیادہ دلائل پر)

## سبق نمبر ۶۹

## تانیث کا بیان

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو علامتیں تین ہیں  
 (۱) یہ علامت تانیث کی ہے اسمائے جامد اور صفات دونوں کے  
 ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کیلئے لگائی  
 جاتی ہے جیسے اَمْرٌ مَرَّةً قَاتِلٌ مَرَّةً قَاتِلَةٌ  
 (۲) الف مقصورہ :- اَفْعَلُ اَتَفَعَّلُ کا مؤنث فَعْلًا اس کے لگائے  
 سے بنتا ہے جیسے اَحْسَنُ (نیک مرد) سے اَحْسَنُ (نیک عورت)۔  
 (۳) اَلْفُ مَسْمُوكَةٌ :- اَفْعَلُ صفت کا مؤنث فَعْلًا بنتا ہے کے  
 واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے جیسے اَنْبِیُّ رُکُوْرٌ رُکُوْرٌ اَمْوِیُّ  
 سے بِنْتًا رُکُوْرٌ رُکُوْرٌ اَمْوِیُّ کی عورت)۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری لفظی ہے۔  
 حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نہ جاندار جیسے اَمْرٌ مَرَّةً (عورت)  
 کہ اس کے مقابلے میں اَمْرٌ (مرد) ہے۔  
 لفظی :- وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو کبھی اس میں علامت تانیث  
 لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے عَلَمٌ عَلَمٌ عَلَمٌ عَلَمٌ (خوشخبری)۔  
 صَحْرٌ صَحْرٌ (جنگل) اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے  
 جیسے اَرْضٌ اَرْضٌ (دار و گھر) پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری  
 کو مؤنث سماخی کہتے ہیں۔

تانیث کے علاوہ اور مطلب کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً مَرَّةً - نَزَعُ  
 جر کا بیان صفحہ ۱۱۲ میں ہو چکا ہے۔ ایسا ہی دُحْتُ اور جَمْعُ کِبْرٍ واسطے بھی جیسا کہ  
 جمع کے بیان میں مذکور ہو گا۔

مؤنث سماعی کی شناخت کیواسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں صرف سماع و تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کئے جاتے ہیں :-

اقول :- وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں :-  
(الف) بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اذن (کان) عین (اشک) وغیرہ صرف حاجب (اروا) ضد (رخاڑہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خمر - خرد - طوم - بلاء وغیرہ

(ج) ہوا کے تمام نام جیسے ریح - صرصر - وغیرہ

(د) دوزخ کے کل نام جیسے جہنم - سقر - وغیرہ

(ه) تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے

دوم :- وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں  
(الف) مشہوروں کے نام بنا و بیل موصح کے مذکر اور بنا و بیل یغقہ کے مؤنث ہوتے ہیں

(ب) حرف تہجی مثلاً الف - ب - ت وغیرہ اور حرف عامل مثلاً  
من و اری وغیرہ

(ج) اسم جمع مثلاً ركباً (اسم جمع ركباً) عیداً (اسم جمع عیداً) لیکن اہل و خیل و غنم خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں

۱۔ کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحی سے معلوم ہوگا

## سبق نمبر ۱۷

## تشبہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :-

- ۱۔ واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ،
- ۲۔ تشبہ جو دو پر دلالت کرے یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون کسورہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے رَجُلَانِ، اِمْرَأَتَانِ،
- واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلہ ذیل تخریجات ہوتے ہیں :-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں و کا بدل ہو تو و ہو جاتا ہے جیسے عَصَا سے عَصَوَانِ اور تہی کا بدل ہو تو تہی ہو جاتا ہے جیسے فِتًی سے فِتْلَانِ اور غیر سہ حرفی میں عموماً تہی ہو جاتا ہے۔ خواہ و یا ی کا بدل ہو۔ جیسے مِصْطَفًی (مادہ صَفَو) سے مِصْطَفِیَانِ اور جُحْنًی (مادہ جَحْنُ) سے جُحْنِیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے جُحْنًی سے جُحْنِیَانِ

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے قُرَآءٌ سے قُرَآءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا و سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے حُمْرٌ اُحمر سے حُمْرٌ اِوَانِ ورنہ جائز جیسے کِسَآءٌ سے کِسَآءَانِ۔

۳۔ تشبہ کی اصلی علامت توافف ماقبل مفتوح اور نون کسورہ ہے مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں تہی ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ اس کا حال کتاب لغو میں معلوم ہوگا۔

۴۔ اس بات کی شناخت کہ الف و کا بدل ہے یا تہی کا نوبتوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی پر بصورت الف ہو تو و کا بدل سمجھو۔ اور بصورت تہی ہو تو تہی کا اور غیر سہ حرفی میں مطلقاً تہی کی صورت میں ہوتا ہے مگر اصلی مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

۳۔ جمع وہ ہے جو دوسرے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں :-  
 اول جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم نہ رہتی ہے۔ صرف اس کے آخر میں  
 و ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (و-ن) زیادہ کرنے سے جمع مذکر  
 سالم بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ، یسے مُسْلِمُونَ اور آت لگانے سے جمع  
 مؤنث۔ جیسے ہند سے ہنڈات۔ اگر واحد کے آخر میں ت تانیث کی ہو  
 تو گر جاتی ہے جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ ۞

تثانیہ :- جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری  
 ۱۔ اگر علم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع (و-ن) سے آئیگی  
 جیسے زیدہ۔ زیدو-ن۔ قاتل۔ قاتلو-ن ۞

(۲) اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت غیر عاقل کی ہو  
 تو جمع آت سے آئے گی۔ جیسے ہند۔ ہنڈات۔ قاتلہ۔ قاتلات ۞  
 اور صافینہ۔ دغمدہ گھوڑا۔ صافنات ۞

ان دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم  
 صرف ذوی العقول کے علم یا صفت کی ہوتی ہے۔ غیر علم یا صفت غیر  
 ذوی العقول کی نہیں ہوتی۔ پس رجل کی جمع رجُلُونَ اور ناسی کی  
 جمع ناسِیُونَ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت  
 نواسی ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے۔ ارض۔ سمنہ کی جمع اَرْضُونَ۔ سمنُونَ  
 خلاف قیاس آتی ہے ۞

دوم جمع مکسر۔ جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے اس کی دو قسمیں ہیں۔  
 ایک جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔  
 دوسری جمع کثرت۔ جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔

جمع قلت کے چار درجہ ہیں اور کثرت کے اوزان بے شمار اور زیادہ  
 تر سماع پر منحصر ہیں۔ مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کئے  
 جاتے ہیں :-

جميع قلوب کے انوار

(۱) جمع قلت جبار است اَلْبَيْتَةُ \* \* \* اَفْعُلْ وَاَفْعَالٌ وَنَحْلَةٌ اَنْفَعِدْ







## منتہی المجموع کے اوزان

وزن جبع	وزن مضارع	شرط	امثلة
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	مَفْعَلٌ مَفْعَلَةٌ فَاعِلَةٌ فَاعِلٌ	اسم ظرف اسم خبر اسم موصوف اسم موصوف مذکر غیر علم	مَسْجِدٌ - مَسَاجِدُ جبع - مَضْرِبٌ - مَضَارِبُ جبع مَكْرَمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ جبع کَاثِمَةٌ (پیش شانہ اسب) کَوَاتِبُ جبع - مَائِمَةٌ تَوَائِمُ جبع - کَلْبٌ (موندھا) کَوَابِلُ جبع - نَابِسٌ (ہینگنے والا) تَوَائِمُ جبع
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ	اسم موصوف اسم موصوف اسم موصوف	سَفِينَةٌ (کشتی) سَفَائِنُ جبع - لَفِيضَةٌ (عمدہ) لَهَائِنُ جبع عَجُوزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِرُ جبع - خَمَامَةٌ (کبوتر) خَمَائِمُ جبع - رَسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ جبع - زَوَائِبُ (زلف) زَوَائِبُ جبع شَمَائِلُ (خصلت) شَمَائِلُ جبع
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ	اسم موصوف اسم موصوف اسم موصوف	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارِي جبع - عَذْرَاءُ (دکنواری) عَذْرَاءُ جبع - قَتَوْنٌ (حکم سری) قَتَاوِنُ جبع ذِفْرَتِي (سیس گوش) ذِفَارِي جبع
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	مَفْعَلٌ مَفْعَلٌ مَفْعَلٌ	اسم آلہ ...	مَضْبَاحٌ (چراغ) مَضَارِبُ جبع مَلْعُونٌ (لعنت کردہ) مَلَاعِينُ

تنبیہ: جو اسم رباعی یا اس کا ہوزن ہو کسی جمع قیاساً اوزان خبر کے مطابق ایسی جیسے جَعْفَرٌ (نام) جَعَارِفُ - جَعْبُ رانگی، اَصَابِحُ - اگر آخر میں کاف ہو تو گرجائیگی جیسے نَجْرَبٌ - نَجَارِبُ - اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائد ہو تو ہی ماقبل مسور سے بدل کہ اس کی جمع وزن خبر (۲) کی صورت میں ہوگی - جیسے فَرَطَاشُ کا غذا فَرَاطِشُ - سُلْطَانُ (بادشاہ) سُلَاطِنُ - اَعْلِمُ (دلایت) اَقْبَلِمُ - جو خماسی ہو اس کا آخر حرف اگر اوزان خبر (۱) کے مطابق جمع بناؤ - جیسے سَفَرَجٌ (بہی) سَفَارِجُ اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائد ہو تو اس کو بھی گراؤ جیسے عُنْدَلِبٌ (بگل)

- (۱) کبھی جمع کے حرف اور ہونے ہیں اور واحد کے اور اس کو اصطلاح میں جمع میں غیر لفظ کہتے ہیں جیسے امرؤۃ کی جمع نسائہ اور ذؤ کی جمع اذواء (۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے امّ رماں، ائمہات، ذمہ، رستمہ، اقواء، مارہ، زبانی، رسیاہ (۳) کبھی واحد اور جمع میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے ملک، کشتی و کشتیہا (۴) کبھی جمع کی جمع کی جاتی ہے اور اسکو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے :  
 کلمت زکّیاء، کلمت اکابیر { حرا، دگر دھا، حمرہ، حمرات  
 نعمتہ، نعمتہ، انعم مراناہم { بیٹ دگر، بیوت، بیوتہ، بیات  
 بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ واحد اور بدون ت کے جنس پر اور بھی ت کے ساتھ جنس پر اور بدون ت کے واحد و زالت کرتے ہیں :-  
 ان کو اسم جنس کہتے ہیں۔ جیسے  
 شجرۃ، درخت، درختہ، درختہا | کلمہ، کھنی، کلمۃ، کھنیاں  
 نمرة، دھوڑ، نمرو، دھوڑیا | بنیاء، ایک قسم کی گماں بنیاء، رہت کی  
 (۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ ان میں جمعیت کے ساتھ پائے جاتے ہیں اور ان کا واحد بند ہوتا جیسے قوم، دائرہ، رستمہ (رجتا) یا واحد ہوتا ہو مگر اس کا زلت، جمع کے اوزان سے خارج مزا ہے جیسے رکب (سوار)، رکب (سواران)، زبغ (ہمزی)، زبغہ (ہمزی)، خادم (خدا)، خادم (خدائے گرام) اسماء (مسااحب)، مساحب (مسااحب)، صبی (مسااحبان)، صبی (مسااحبان) ایسے اسماء و اسم جمع کہتے ہیں :-

## سبق نمبر (۱۳۱) نسبت کا بیان

اسم کے آخر میں یا تے مثلاً دما قبل کسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یا تے نسبت لگائی گئی ہے اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے ہندوئی جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو، مسیحی جو مسیح کے مذہب کا متفق ہو، نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں :-

(۱) جس لفظ کے آخر میں تے ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے جیسے  
کَوْفٌ۔ كَوْفِيٌّ۔ مَكَّةٌ۔ مَكِّيٌّ اور نسبت کے بعد موت کیلئے تے زیادہ کر دی جاتی ہے۔ جیسے مَكِّيٌّ فَيَكِيٌّ و مَكِّيَّةٌ

(۲) فَعِيلٌ۔ فَعِيلَةٌ۔ فَعِيلَةٌ جب ناقص ہو تو پہلی سی کو دور کر دیں دوسری کو و سے بدل کر ماقبل کو فتح دیں جیسے عَلِيٌّ۔ عَلَوِيٌّ۔ غَنِيَّةٌ۔ غَنَوِيٌّ۔ اُمِّيَّةٌ۔ اُمَوِيٌّ

(۳) جو اسم غیر اعراف و غیر مضاعف فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فَعِيلَةٌ کے وزن پر ہو حرف علت اور تے کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے۔ جیسے مَدَنِيَّةٌ۔ مَدَنِيٌّ۔ كَهُولَةٌ۔ كَهْلِيٌّ۔ جَهَنَّمِيَّةٌ۔ جَهَنَّمِيٌّ۔ طَبِيعَةٌ اور سَلِيقَةٌ سے طَبِيعِيٌّ اور سَلِيقِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۴) فَعِيلٌ اور فَعِيلٌ صمیم سے سی نہیں گرتی جیسے رَبِيعٌ۔ رَبِيعِيٌّ۔ عُبَيْدٌ۔ عُبَيْدِيٌّ مگر تَقِيْفٌ سے تَقِيٌّ اور فَرَشِيٌّ سے فَرَشِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے

(۵) الف مقصورہ اگر تسمیری یا چوختی جگہ ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے رَضِيٌّ۔ رَضَوِيٌّ

مَوَلَا۔ مَوَلَوِيٌّ اور یا پخول جگہ ہو تو گ جاتا ہے جیسے مَضْطَفِيٌّ

مَصْطَفٰی مَرْمَصَطَفَوٰی بھی آیا ہے +

۶۔ الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے قَسَّاءٌ  
قَسَّ اِیَّیْ اور علامتِ نانیث ہو تو و سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے  
بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیْ اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں  
جائز ہیں جیسے سَمَاءُ رَسَمَاءُ و سَمَائِیْ و سَمَاوِیْ +  
(۷) جو یائے مشدود سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ قائم  
مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیْ دام شافعی ہے  
شَافِعِیْ دام شافعی (م کا پیرو) +

(۸) اگر کسی تیسری جگہ بعد کسرہ یائی کے ہو تو و سے بدل جاتی ہے قبل  
کو فتح دیا جاتا ہے۔ جیسے عِلْمٌ (عِلْمِی) سے عِلْمِوِی۔ حَقٌّ سے حَقِوِی  
اور اگر جو تہی جگہ ہو تو اس کا حذف اور و سے ابدال دونوں جائز ہیں  
جیسے دُہلی سے دُہلی و دُہلِوِی اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے  
جیسے مُشترِی سے مُشترِوِی +

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو  
تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آ جاتا ہے جیسے اَخٌ۔ اَخِوِی  
اَبٌ۔ اَبِوِی۔ دَمٌ۔ دَمِوِی +

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے  
جیسے نَوَسٌ۔ نَوَسَاوِیْ۔ حَقٌّ۔ حَقَاوِیْ۔ هِنْدٌ۔ هِنْدَاوِیْ  
(سیف ہندی) مَرُوٌ۔ سے مَرَاوِیْ (مرو کا آدمی) سَرِیْ سے  
سَرَاوِیْ (رے کا رہنے والا) یَمِیْ سے یَمَاوِیْ۔ بَادِیْتٌ سے  
بَدَاوِیْ (جگلی) +



# صوبہ چٹا

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھے  
 جاتے ہیں ان میں سے ضروری محسب فیض الہی لکھی جاتی ہیں۔ ان  
 بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصلحین پر  
 معارف و نکرہ کے اقسام اور نکات حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے۔ مناسب  
 معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اس کا بھی کیا جائے۔ چنانچہ یہ ضمیمہ ان ہی  
 پر مشتمل ہے۔

## سینکڑوں

معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ و نکرہ

معرفہ وہ اسم ہو جو معین بت پر دلالت کرے۔ نکرہ وہ جو غیر معین پر دلالت کرے۔

اس کے بعد معرفہ کی چھ قسمیں ہیں

(۱) علم جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو جیسے زید نام شخص اگر وہ نام شہر ہو

(۲) معرف بالذکر یعنی جو رسم پر دلالت دے اور جیسے احمیثیب

(۳) ضمیر جیسے انا (میں) انت (تو) وغیرہ

(۴) اسم اشارہ جیسے ہا (یہ) ذلک (وہ)

(۵) اسم موصول جیسے الذی (جو) الیٰ (جس کا)

(۶) جو ان یا انھوں میں سے کسی ایک طرف معائنہ ہو جیسے کتاب زید (زید

کی کتاب)۔ ان میں سے نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے

## ضمیر کا بیان

ضمیر وہ ہے جو محکم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔ اس کا دو قسمیں ہیں

(۱) ضمیر منفصل جو ایک مستقل کلمہ یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو جیسے

انا (میں) انت (تو) ضمیر متصل ہے جو اپنے قبیل کا جزو بن کر مستقل ہو جیسے

ضمیر متعلق کی رشتہ

ان حروف تہجیہ اور اسم کرہ اگر اس کو محرم بنا دیتا ہے جیسے کہ محرم ہر شخص کو





## سبق نمبر (۷۷)

## ضمائر منصوب متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے  
 ضَرْبَةُ رَأْسٍ (گوارا) میں کہ ضمیر مفعول ہے گردان یوں آئے گی :-

غائب	مخاطب	متکلم	
ضَرْبَتْ	ضَرْبَكَ	ضَرْبَتِي	۱۔ اصل ضمیر کے علاوہ ضَرْبَتْ
ضَرْبَهُمَا	ضَرْبَكُمَا	ضَرْبَنَا	۲۔ چاہیے فنا۔ کما حقہ کا آخری
ضَرْبَهُمْ	ضَرْبَكُمْ	...	۳۔ ضمیر پڑتا ہے۔ دیکھئے غائب
ضَرْبَهَا	ضَرْبَكَ	...	۴۔ ضمیر پڑتا ہے۔ دیکھئے غائب
ضَرْبَهُمَا	ضَرْبَكُمَا	...	۵۔ ضمیر پڑتا ہے۔ دیکھئے غائب
ضَرْبَهُنَّ	ضَرْبَكُنَّ	...	۶۔ ضمیر پڑتا ہے۔ دیکھئے غائب

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کہ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر  
 و معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرْبَةُ اور حرف ساکن کے بعد صرف  
 ضمہ کی آواز دیتا ہے اِضْرِبْ

## (۷۸) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ متصل ہوتی ہیں اور ان کی گردان  
 مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے۔ دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہیں گے  
 لَهُ - لَهُمَا - لَهُمْ - لَهَا - لَهُمَا - لَهُنَّ - لَهَا - لَهُمَا - لَهُنَّ  
 میں کہیں گے۔ كِتَابُهُ - كِتَابُهُمَا - كِتَابُهُمْ - كِتَابُهَا - كِتَابُهُمَا - كِتَابُهُنَّ  
 تنبیہ :- کہ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب  
 متصل کے اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ماقبل اس کے حرف کسور  
 تو کسرہ اشباع ہو کر ہی معروف کی مانند پڑھا جائیگا جیسے یہ اور اگر ...  
 ماقبل ہی ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے جیسے عَلِيٌّ فَيَبْرُؤُ

## سبق نمبر (۷۷) اسم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کیواسطے یہ الفاظ مقرر ہیں :-

واحد	تثنیہ	جمع
هَذَا تَا. تَه. تَهِي. تِي ذَه. ذَهِي. ذِي	ذَانِ تَانِ	أُولَئِكَ (بالمد) أُولَى رَبِّ الْقَصْرِ

ان اسماء کے پہلے اکثر لفظ تھا داخل ہوتا ہے اور اس کو مخاطب کو تنبیہ کرنی محقق ہو جاتی ہے

مذکر مؤنث	هَذَا هَذِهِ	هَذَانِ هَاتَانِ	هَؤُلَاءِ
--------------	-----------------	---------------------	-----------

اسم اشارہ قریب کے بعد لاء یا اللہ لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے

مذکر مؤنث	ذَلِكَ تِلْكَ	ذَٰلِكَ تَٰلِكَ	أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ
--------------	------------------	--------------------	--------------------------

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو۔

قریب کے واسطے	بعید کیواسطے
هَٰذَا - هَٰهُنَا	هَٰنَا - هُنَا - هُنَاكَ - هُنَاكَ - تَهْنُ - تَهْنُ

اسمائے موصول کیواسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں :-

مذکر مؤنث	الَّذِي الَّتِي	الَّذَانِ الَّتَانِ	الَّذِينَ الَّاتِي الَّذِي الَّتِي
--------------	--------------------	------------------------	---

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں۔ مَنْ اکثر ذوی العقول کیلئے اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

## سیکھنی محاسبہ

## اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد وصفی۔  
 اسم عدد ذاتی :- وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے +  
 اسم عدد وصفی :- وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی  
 (دوسرا) آگیا اعلا و ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں

تصویر عدد	مذکر اسم عدد	مؤنث اسم عدد	تصویر عدد	مذکر اسم عدد	مؤنث اسم عدد
۱	واحد	واحد	۱۱	أحد عشر	أحدى عشر
۲	اثنان	اثنان	۱۲	اثنا عشر	اثنتا عشر
۳	ثلاث	ثلاث	۱۳	ثلاثة عشر	ثلاث عشر
۴	أربعة	أربعة	۱۴	أربعة عشر	أربع عشر
۵	خمسة	خمسة	۱۵	خمسة عشر	خمس عشر
۶	ستة	ستة	۱۶	ستة عشر	ست عشر
۷	سبعة	سبعة	۱۷	سبعة عشر	سبع عشر
۸	ثمانية	ثمانية	۱۸	ثمانية عشر	ثمان عشر
۹	تسعة	تسعة	۱۹	تسعة عشر	تسع عشر
۱۰	عشرة	عشرة	...	...	...

یاد رکھنا چاہیے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے  
 ہے اور تین سے دس تک خلاف قیاس۔ یعنی مذکورہ کے ساتھ اور  
 مؤنث بعزرت کے اور ۱۱ و ۱۲ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں +  
 اس کے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلی جزء کے ساتھ تاء آئے گی اور مؤنث  
 میں دوسری جزء کے ساتھ عشرات یعنی دہائیوں میں مذکر و مؤنث برابر رہے

اور ان کی واسطے یہ لفظ مقرر ہیں: عَشْرُونَ. ثَلَاثُونَ. اَرْبَعُونَ  
خَمْسُونَ. سِتُّونَ. سَبْعُونَ. ثَمَانُونَ. تِسْعُونَ. جب  
اکائیاں ان کے ساتھ ملانی جائیں تو اوپر تذکیر و تانیث میں قیاس کے  
موافق ہونے ہیں اور ۳۰ سے ۹ تک خلاف قیاس۔ عشرات کے بعد  
سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے۔ سینکڑے کیلئے مائتہ اور ہزار کے لئے  
ألف مقرر ہے، اور ان دونوں کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور  
پہنچتا ہے۔ مثلاً مائتہ ألف (ایک لاکھ) ألف ألف (دس لاکھ) وغیرہ۔  
فانکڑا کہہ بولنے وقت אחד (اکائی) کو پہلے بولیں گے پھر عشرات کو  
پھر یات کو اور اکوف سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجہ کے بعد و  
عاطفہ پڑھائی جائے جیسے هذِهِ اَلْاَلْفَةُ سِتُّونَ اَرْبَعُ عَشْرَةَ  
و ثَلَاثُ مِائَةٍ و اَلْفٍ مِّنَ اَلْهَيْجَرَةِ سَنَةِ هِجْرِي۔  
اسمائے اعداد و معنی: پہلے عدد کے سوا فاعل کے وزن پر آتے ہیں اور  
ان کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی  
سے اس طرح آتے ہیں:-

اولیٰ مذکر کی واسطے	سادی مذکر کی واسطے	سادی مؤنث کی واسطے	اولیٰ مذکر کی واسطے
تَانِ	ثَانِيَةٌ	ثَانِيَةٌ	ثَانِيَةٌ
ثَالِثٌ	ثَالِثَةٌ	ثَالِثَةٌ	ثَالِثَةٌ
رَابِعٌ	رَابِعَةٌ	رَابِعَةٌ	رَابِعَةٌ
خَامِسٌ	خَامِسَةٌ	خَامِسَةٌ	خَامِسَةٌ

اس سے آگے سادہ عشر و حادیۃ عشر وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے  
اعداد کسرا کی صورت لکھنے کے تہائی سے دسویں حصہ تک فعل کے وزن پر آتے  
ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ تنہا کی یہ صورت ہے +  
اَضْفَ. ثَلَاثٌ. رُبْعٌ. خُمْسٌ. سُدُسٌ. سَبْعٌ. ثَمَانٌ. تِسْعٌ. عَشْرٌ  
عشر کے بعد کسی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے جیسے جُزءٌ مِمِّنْ اَحَدٍ  
عشر دہ (۱۰) وغیرہ +









ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استعمال کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں:-

جیے مَن۔ مَاذَا۔ اُمّی۔ مَتّی۔ اَیْکَانَ۔ اَنّی۔ اَیْن

مَنْ فِي الدَّارِ دُكْرَمِي كُون هے؟ | مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے؟)

مَا تَفْعَلُ رَتُو کیا کرتا ہے؟

فَإِذَا يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ (يُخْفِضُ كَيْفَ اسْتَأْذَنَ)

آئی البیادِ احسن (کونسا شہر اچھا ہے؟)

مَتٰی تَذْهَبُ (تو کب جا رہیگا؟)

آيَانَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ (قیامت کب ہوگی؟)

اَللّٰہِ لَکِ هٰذَا (پتھرے پاس کہاں سے آیا؟)

الَّذِينَ تَمْشِي (تو کہہ رہا ہوگا؟)

۷، حروف التحفیض والتوضیح تین ہیں ہَلَا، کَوْلَا، کَوْمَا۔ جب یہ حروف ماضی

برائے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ہَلَّا اَكْرَمْتَ زَيْدًا اَوْ قَدْ گَات

صَبِيحَاتُكَ (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا جہان تھا)

اور جب مستقبل برائے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے هَلَّا تَفْرَأْ مَا كُنْتَ

فَاللَّمَّةُ دُنُو كُيُومٍ نَحْنُ نُرْهَتُهَا تَاكُ الْعَالَمُ يَوْجَاةٍ۔

۸، حرف مصدر۔ دوہیں مآ، اُن جیسے انجَبَنی اُن تَضَرَبَ زَبَدًا

میں نے حضرت ناک۔

عرف توقع۔ قدر ہے۔ ماضی کے مہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے مہلے تلبیل

کے معنی، رہتا ہے جسے قَدْ فَأَمَّتِ الصَّلَاةَ (تحقق) نماز کھڑی ہو گئی، الْحِجَادُ تَدْرُ

فَتَوَدَّ (سخی کہیں) کنجوسی کرتا ہے

۱۱۔ حرف التاکید۔ نون تاکیدی صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح

اور اس کے دونوں برأتا ہے جسے کہ کان فتنہ البقۃ الا اللہ نفسہ تبارک

سے اولا تم دونوں پر ناہر ہے تو ان پیر کا ایتھہ اے اللہ تعالیٰ

شَآءَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْحَقِّ فِي كَلْبِهِ

الحمد لله

فرید اینڈ کو کی مطبوعات ذیل کے ہیں  
طلب فرمائیے

کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

اور

مکتبہ ہریان اردو بازار جامع مسجد دہلی

21-7-31

الکلی برٹنگ پریس دہلی

21-7-31

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی اسٹہام کے واسطے استعمال ہوتے ہیں۔  
جیسے مَنْ۔ مَاذَا۔ آتَى۔ مَتَى۔ أَبَانَ۔ آتَى۔ آتَى۔

مَا نَفَعَلُ (یو کہا کرتا ہے؟)

أَتَى الْبَلَدَ أَحْسَنُ (کوسا شہر اچھا ہے؟)

أَتَانِ بَوْمُ الْيَقْمَةِ (قباس کب ہوگی؟)

أَتَى ثَمْنِي (تو کہہ کر جائے گا۔)

مَنْ فِي الدَّارِ (گھر میں کون ہے؟)

مَاذَا يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے؟)

مَتَى تَذْهَبُ (تو کب جائے گا؟)

أَتَى لَكَ هَذَا (بیترباس کہاں سے آیا؟)

(۷) حرف التخصیص والتوضیح۔ میں ہیں ہَلَا، لَوْ لَمْ، لَوْ مَا۔ جب بہ حررت صنی  
پر آتے ہیں تو توضیح کا فائدہ دینے میں جیسے ہَلَا، لَوْ لَمْ، لَوْ مَا۔ وَفَدَّ كَانَ  
صَفْعَكَ (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)

اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ہَلَا، لَوْ لَمْ، لَوْ مَا  
عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھنا کہ عالم ہو جائے)

(۸) حرف مصدر۔ دُوہیں مَا، أَنْ جیسے أَتَجَبَّنِي أَنْ نَضْرِبَ زَيْدًا  
اسی صَرَ بَكَ۔

(۹) حرف توقع۔ قَدْ ہے۔ ماضی کے لیے تحقیق کے معنی اور مضارع کے لیے  
نفی کے معنی دیتا ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (تحقیق نماز گھڑی ہو گئی) أَلْجَوَادُ  
قَدْ نَفِثُوا (سچی سمجھی کجھو سی کرتا ہے)

(۱۰) حرف التأكيد۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہی اور لام مفتوح  
فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (اگر  
آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرورت تباہ ہو جاتے،  
إِنَّ زَيْدًا لَفَاعِلٌ (تحقیق زید گھڑا ہے)

تَبَارَكَ